





بسم اللہ الرحمن الرحیم (جلد اول) (مجلد اول) (سلسلہ اول) (جلد اول)

## مقصود ہے گزشتہ احوال واقعی

انڈیا میں ایک مفوق بنام نامی واسم گرامی اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت عالم ربانی حضور مسیدی  
 رہنمائی کیوں و خدیو الیہ اللہ مولانا ابوالکلام آزاد صاحب قریب الشرف صاحب قریب الشرف صاحب قریب الشرف  
 و ام بالفیض النورانی بڑا بڑا فیاض و عظیم الشان عالم تھے۔ نام سوال ایک شخص جو حالت  
 تخیل و خیال کی تصویر عفا بقدر المسکت و جہت بر رویہ و رہتی و منہ زوری کیا و تھی  
 جس کے مطالعہ سے حیرت ہوئی کہ جو ایمان عقل و علم کو سمجھ بوجھ سے آسان بنی دیا  
 ہو کر اپنی بات کہیں کہیں اور اپنے الفاظ صحیح اور کر سکیں۔ اور میں مجاہدہ علماء  
 مخالفت شریعت غرا کی جرات و جہالت کسی پیدا ہو گئی؟ لیکن رنگ و بازو نے اس  
 استیجاب کی فکر کر دیا۔ پہلا شخص جس نے اس فن کی ہندوستان میں بنیاد رکھی اسے  
 دہلوی ہے جس نے اپنی کتاب تقویمہ الایمان کی ابتداء میں ہر عالمی جاہل و دیو  
 بے ہوشی میں امام و مجتہد کے اوقات کا مذاق پیدا کیا ہے۔ اور وہ کتاب قرآن کریم جسے قرآن  
 سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے کہ ما یحقدہ الا الفلاسون اسکو طوازی سمجھتے ہیں اور کہا جاتا ہے  
 خلاف نفس قرآنی ہر عالمی جاہل کیلئے تیار ہے۔

نفس و شیطان کے کرتوتوں کو نہیں معلوم نتیجہ یہ ہوا کہ قرآنی حکام و احکامات قرآن کریم  
 کے خلاف سلسلہ کی بے انتہا ترقی گداری سے ضرورت ہے ہم لوگوں کو یہ فرمایا اور جہاں سے وہ واقعوں  
 اور شہر و ممالک میں ہندوستان میں جہاں سے ہو کر آئے اسے ایک پیش رو خیر و ماکہ و ماکہ  
 نے استعفا و اخل کر کے شہر و ممالک کی بارش لیا جو دور میں جہاں ہندوستان میں فقہ نام کر کے ایک کے  
 ہونے اور خوب لوگ ابجائے تقویمہ الایمان اب فقہ کا نام لے کر رہتے ہیں۔

نور محمدی علیہ السلام  
 نور محمدی علیہ السلام  
 نور محمدی علیہ السلام

شروع کر دیا۔ دیکھو! شریعت کو اپنا سمجھتے ہیں۔ بدعت پسندی تو دیا۔ اٹھو! دین کے  
 دین کو توحید مشق نہ تو علم بنایا۔ نام نہاد سائنس دانوں نے اختراع کی خریدیں اے  
 مغرض وہ بلوئی جی کے بدولت مذہبی دنیا میں وہ غدار بچا کر آج الاماشارہ صدر طبقہ  
 کا نام ادا خواہ کا انسان بنے ہو یا جو ان مذہب میں جوں دجا کر شکوہ نام وقت بن گیا۔

جب زمانہ کی آزاری ہے ان چھٹلا دین و مذہب کو اتنا موقع دیا تو اسکول کے  
 پیر و دل اور نام نہاد سولویوں اور حکیموں اور جدید منکر ہمت خاں تھا پہلوں  
 کے ادعائی پیر و دل کو کون روک سکتا تھا۔ اگرچہ کہ پیر و دل اپنا لکھ ڈالنا دھر  
 گھسیٹنا طبع کرنا نہیں بات نہ کھیل ہے۔ ان لوگوں نے بغرض مذہبی دنیا طلبی  
 نبوت و رسالت اور کم از کم محمد وحم الملک و صاحب ولایت بننے کیلئے  
 سب فرہ چڑھ کر اسلام میں فتنہ کی بنیاد قائم کی اور اس اصول قائم کے جن پر مجبوری  
 حقیقت ہے ہی کار بند ہو سکتا ہے جو خلق غلامی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم سے نکل کر ان ملاؤں کا امتی ہے دہشتہ اللہ علیہ اور جو مسلمان اولیٰ کی نہ  
 اور پیر و دل کو کفر کا توبیٰ چڑھ دیا۔ اور ایک منکر کہ فیکلٹی کی قائم کر کے اسکا پیٹنٹ  
 لے لیا یہ تو قرار دیا۔

اب کیا تھا جن دشمنان دین نے پیغمبر کی توحید گائی تھی۔ سحرات نبوت کو سمیریم  
 کیا آتا۔ جن دفرشتہ سے انکار کیا تھا۔ جنت و دوزخ کو خیال محض بتایا تھا۔ یہ  
 دیکھ کر کہ اسلام کی نیکی اب بھی حاصل پیر ملاؤں کا ساتھ خوب کام چلیگا موافق

مذہب مثلاً تمام حقایق ایمان اور احادیث انبیاء و غیرہ جیسے مثلاً اشرف علی تھا نبی کہ جب گروئے ہے وہا  
 کہ ہوا بخیر طبع کہ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور بجا کہ وہ دشریف اللہ صلی علیہ و آلہ و سلم  
 و نبی و شامعی ایک دن سورہ فاتحہ میں من سے کلام کیا کہ کیا سب اللہ ہے تو جواب کا اس واقعہ یہ سلی تھی کہ  
 جسکی طرف توجہ ہو وہ وہی تھی طبع مذہب انجیلی اسکی تھکا کافی کہ مذہب مذہب اور تھیں ہوں  
 لہذا سوال کوئی کہ حرج نہیں و احیاء باقی اللہ تعالیٰ ص ۱۲ مسئلہ لا یغنی عنک مصداقہ ۱۲

مذہبی کا لاجتہاد

ابو جعفر محمد بن اسماعیل بن عساکر

انکس اہل واحدہ سب ہم زبان ہو گئے اور تیر و سو برس کی اوکھڑی ہوئی کفری بنیاد  
 وزارتِ اندرون کو قائم کر کے محرمی طاقت سے مسلمانوں کے دین پر حملہ کر دیا۔ سہ  
 سال ایک شوریدہ بارگاہی پر روزہ کے کہہ رہا تھا  
 کہ سارے بخاری و دیوبندی بنائے ملت مٹا رہے ہیں  
 اب حضراتِ علمائے اہل سنت و جماعت دامت برکاتہم کو جب ممانعت کی حاجت پڑی تو  
 وہ قادیانی و ذوالفقار حیدری کے جھنڈے میں بڑی سیٹھ فلم ایل کے خلائقوں کی  
 خوب گزراؤں زدنی فرمائی۔ یہ خلیج پر حملہ دینے والے اور دعوتِ مہر و دعوتِ دی کی محبت و  
 حوصلہ ہر کوسیدان میں آؤ۔ کچھ جگہ پر تو منہ دکھاؤ اور دیکھو کہ مسلمانوں کو عسکر کا  
 کہنے کا یہ نتیجہ ہے کہ اسلامی اصول سے تم نے کیسی کیسی ضلالتوں کا ارتکاب کیا ہے  
 بحمد اللہ تعالیٰ اس حق و صداقت کے آوازہ کیساتھ کون ٹھہر سکے؟ اسٹیمپل کے  
 ذرائع سے آج کل کا تو بربنگر اور دیوبندیت شہر میں سبکو موت آگئی کتنی ہر کر  
 مٹی میں لگے جو ہیں انکا بھی یہی حشر رکھا ہوا ہے۔  
 ہندوستان کے چپے چپے میں بلکہ شرق سے غرب تک اونکی خلائقوں کو ظاہر فرما کر  
 آفتابِ حقانیت کو روشن تر فرما دیا۔ اور اب کوئی امر ایسا نہ رہ گیا جسکو موقوف علیہ  
 فرض تبلیغ کہا جاسکے۔ قصاصیت شریفہ و اشتہارات مبارکہ و مواظپ حسنہ کی  
 بدولت ہر سلمان اپنی مذہبی حقانیت سے واقف ہو گیا۔

یہاں تک کہ قادیانیوں کی  
 کفری بنیاد پر

یہاں تک کہ قادیانیوں کی  
 کفری بنیاد پر

محکمہ کفار تشریف سے جو مجلس شوریٰ اس لیے قائم کی گئی کہ انڈیا سانی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 کی تائید کر کے اس کا نام والا بدعت قرار دے گا اور اس کا صدر المجلس ملعون تھا جو شیخ بخاری کلا تھا۔ ۱۲ سنہ  
 ۱۳ دیکھو رسالہ مبارکہ فخر الدین الطیب وغیرہ  
 ۱۴ جس مسئلہ میں کوئی رہا کسی مسلمان کو کچھ چھڑے تو مسئلہ لکھ کر حسبِ بل مقامات کو اطلاع دو۔ فوراً اس  
 مسئلہ کے متعلق ایک ایک مہسوطہ سالہ جلا آئیگا۔ محکمہ دکنی شریعت خیر و برائی (اصلاح عقائد)  
 بالنسب برقی محمد مودودی اہل مطیع اہل سنت و جماعت ۱۳

عقبن بغین بلکہ دشمنان دین و ایمان کو بھی جیوراً اسلام کی حقانیت کا قرا کرنا  
 اکھنڈ (مٹھوئی) رکھو جن کے نام نے وصف گھسیٹا تھا کہ معاذ اللہ حضور سید عالم صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم کرشمی میں تلکے (دیکھو تقویت الایمان صفحہ مطبع نو کشور لکھنؤ) اول کی  
 استیوں کو کہنا چاہا کہ حضور حیات الہی ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن مرتدین کا دست  
 الہی بالفضل مانتے والیکو ناقابل طاعت ٹھہرایا تھا اول کے حلقہ بگوشوں کو اس سے  
 انکار کرنا پڑا جن کفر نے علم نبی کریم علیہ التوہد والتسلیم کو شنی علم مجاہدین و سبائے مانا تھا  
 شیطان نے علم سے گھٹایا تھا اول کو تو میں دربار رسالت کو کفر گھٹایا وغیرہ وغیرہ۔  
 یہ سب سچا تھا تیرے کی روشن دلیل اور یہ سب سچا علم ہے حق کی روشن مثال کہ دین

نے اپنی گہری نگاہ سے بھی کبھی دیکھا ہوگا۔  
 مگر اس کو کیا کچھ کہہ اپنے جھوٹے خدا کے جھوٹے بندوں کو ایمان نصیب نہ ہوا۔ یہ  
 نہ کہا کہ ہم تو یہ کرتے ہیں۔ کہا تو یہ کہا کہ ہم نے کبھی ایسا کہا نہیں۔ اور ظاہر کہ یہ سفید  
 جھوٹ ہو کہتا ہیں مطبوعہ موجود ہیں عبارتیں لکھی ہوئی ہیں اشاعت اول کی ہو رہی  
 ہے مگر یہ دیکھا وہی تعلیم دیتا ہے مگر پھر بھی یہی کہنا کہ ہم نے کچھ نہیں کہا۔ بدلتی  
 و حوالہ کیساتھ بدترین کفر و فریب ہے۔

بہر حال المحدث نے آفتاب سے زیادہ روشن کر دیا کہ عقائد المحدثہ جو جامعہ غلطہ  
 اعداد دین کو تسلیم ہے۔ لیکن قسمت کا لکھا نہ طائفہ تالفہ و امیہ دیوبند یہ کو تو یہ تعلیم

۱۵ اس پر کہ سالہ میں بعض اہل عرب کو دستخط غلط لکھ کر دیے ہیں وہ بھی ملایا اور میں ملتیں ہیں آقا کی  
 کوئی لکھ کر یہ ان ہندو کو خوش و خوش ہوتا ہے جو ہر سال کا نام المحدث لکھا ہوا ہے نہ ایک مسلم اگرچہ جس  
 عاقل سے دین سے دین میں پرتوئی کفر یا ہی ہو سکے مقابل المحدث کہہ لیا کہ یہاں میں کی ملو اور کہاں اس  
 نہانہ کی ہندوئی رنگ آلود چوٹی بیکھا کی ہم کی کہہ لیا کہ یہ عرب کی آواز و انصاف اور کہان ہند کی کفری تلوار  
 ہے کہ ہم اگرچہ کفر سے بددانی انہی کو چوٹی بیکھا کرشمی میں تلکے ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳



کفر سے قیضکارہ قہر و ثبات کیا تیر مکاری و غریب جارا۔

کہیں نہیں جانتا کہ اگر ثبوت کامل سرفہ کا گذر ہو چکا ہو تو زید سارق کا اوس قسم کا کرنا  
 اور آیات قرآنیہ سے نہایت سرفہ سرفہ سارق بیان کرنا اوس جرم سے اوسکو  
 بری کرنا ہے اس سے منرا حاف ہونے سے بلکہ توبہ نکرے تو حد شرعی کے سوا اور  
 قیامت کا مستحق ہے اس عام فہم اور روشن مثال سے ظاہر ہو گیا کہ الحنفیہ مجموعہ علم  
 تکمذ سیرا سے ہے جسکو وافق "برعکس محمد نام زنی کا فور" تمام تصدیقیات مشہور  
 دیا ہے۔ کوئی انبیوی ہی رہتا تو ایسی اور تیس تصدیقیات تکذبیات تحریریں والوں  
 تحریرات سے پوچھتے کہ تم تو تقلید شخصی کی مخالفت کو کیا کیجئے برا کیجئے ہو۔ اور اپنے  
 مجموعہ مشائخ کو مستند بتاتے ہو اور تعیس اتنی خبر نہ کہ تمہارا امام وہابیوں سے نہیں  
 میں لکھتا رہے لیت شہری کیفیت مجوزا القراہ تقلید شخص معین مع تمنا کن  
 الرجوع الی الودایات المنقولہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصریحۃ الی  
 علی خلاف قول الامام امامیہ فان الامر یؤت قول امامیہ ضابطہ من الشر  
 ستر چہر میں کہیں جانوں کہ ایک شخص کی تقلید کیلئے رہنا کیونکر جائز ہوگا جبکہ اپنے  
 امام کے خلاف نہ سید پر صریح حدیثیں پاسکے اس پر بھی امام کا قول نہ چھوڑنا نہیں  
 شرک کا میل ہے۔

مقلدین ائمہ کرام سے باریسین گفتگو سے دلچسپی من القوم لا ینفخون مثیل هذا  
الذباب یل یخفون تاو کہ دما حق ہذا الآیہ فی جوابہم و کیف اخاف ما اشرکتہ  
ولا تخافون انما لہ التکبر باللہ ترجمہ اور تعجب کہ لوگ خود کو اس اعلیٰ ستہ طہرتے نہیں  
بلکہ اوس کے پیچھے پڑتے و اسے کوڑا تے ہیں تو کتنی ٹھیک ہے یہ کہ آپت او سکے جواب میں کہ میں  
کیونکر ڈروں اوس جیسے تم نے اللہ کا شریک بنایا حالانکہ تم نہیں کہتے کہ تم نے اور ونگوا متد

۱۳۰۰

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين

میں نے اس کے لئے ایک اور بات یاد رکھنی چاہی۔

مجلسه اول

کا شریک بنایا۔ اس لیے ابو لؤلؤہ الحنفی میں ان کا نام خود لکھ گئے کہ غیر مقلدین ہی کو وہابی کہتے ہیں (واللہ اعلم) یہ جس غلط ہے اب تمہارے منہ سے تمہارا نام استعمال ہوا ہے وہابی ہوا یا نہیں اور اسے مانکر تم بھی وہابی ہو گئے اس میں اور اس کی تصدیق مثل بکر و زنی و صراطنا مستقیم و تنویر العیون و تقریر الایمان و وہابی کی کتابیں میں یا نہیں؟ ان کتابوں کو مثل قرآن سمجھنے والے و شہداء العمل بنانے والے تعریف کرنے والے اچھا بنانے والے جمیع اصناف و اکابر وہابیہ و دیوبندیہ وہابی ہو گئے یا نہیں؟ کہو ہو گئے اور ضرور ہو گئے یہ بھڑکائی ان ثمرہ واول سے یہ بھی یو جھگڑے کہ تم تو حیاۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عقیدہ حق کہتے ہو کیا اس کو چھپاتے ہو کہ تمہارا نام وہابی ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رافضی اور کر کے لکھتا ہے کہ نبی میں بھی ایک دن مکرہ مٹی نہیں ملے والا ہوں (تقریر الایمان) منہ مطیع تو لکھو (اوس کے حامی اوس کے پیرو ایمان سے بتائیں یہ حدیث کے کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ یہ تو اسکا افتراء ہے یہاں الحنفیہ میں اس بحث کو دیکھو کہ کسی نے ہمارے مسلح سے عقیدہ حق حیاۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت نہ کی۔

ابو لؤلؤہ اب وہابی کی مامت و شیخت کہتے ہو جانسور زنی ہو گئی ہے یا دنیا کو فریاد ہے ہوا ان دیوبندیوں نے انھیں اپنے شجرہ و ابن عبدالوہاب کے خارج کر کے کوشش کی ہے کہ جب ہم سوا دوس کوئی تعلق و رشتہ نہیں ہے تو بھوکو وہابی کیوں کہا جاتا ہے؟ اس مکاری میں گستاخی اچھی کے اس قول پر پروردگار اللہ ہے کہ ابن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی

ابو لؤلؤہ الحنفی

کے طور پر وہابی ہیں۔  
انھیں وہابی کے نام دے لکھ

وہابی حیاۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا توکل نہ تھا

مسلم الحنفیہ یہ کہ غیر مقلدین ہی کو وہابی کہتے ہیں فتاویٰ رشیدیہ میں یہ کہ ابن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں یہ بھی میں لکھا اوس نے مکرر و مکرر اذکار و الفاظ بنائے ۱۲

بلکہ یہ ابن عبدالوہاب جسکی مکاری کیا رہی ہے وہ بڑا عسکر و عالم شامی تھی نے اپنے زمانے کے باقیوں میں شہر کیا ہے اور اوس کی مذہبی اعداوت کی تفصیل کی ہے اوس کا حال معلوم کرنا ہو تو صلیف الایمان حضرت صلیف الدین سلیمان رشتہ افضل رسول صاحب بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ کو دیکھو۔ ۱۲





لوگ مستثنیٰ ہیں غیر لغت گھر کی سب سے کم انچہ خواہ اسم ترکمن انچہ خواہ اسمی۔  
 غرض احمد میں تحریر اور انکار واقعہ وہ بھی بے معنی کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔  
 اور یہ کہیں کیا گیا؟ تاکہ حق کا علم حق سواہ و تعالیٰ زبان اعدا سے کرادے فان  
 الحق یصلو ولا یعلیٰ والمحمد والعلی الاعلیٰ بات دور جا پڑی۔ کہنا یہ ہے کہ مشرک  
 فیکلری کی کارگزاریوں سے ہندوستان کے اکثر مقامات میں سے نئے نئے فتنے اور سوکڑے  
 ٹکڑے رہتی ہیں اور باوجود ملت برزولت اور ٹھکانے کے تو یہ سب کی بوجہ گردن اور ٹھکانے سے  
 باز نہیں آتی۔ اگرچہ فرق تو یہ سب پر خطیں سینٹ کی بدولت ایک شعر بھی باقی رہا  
 وان مکان قدس الشہید۔

تقریباً دو سال کی بات ہے کہ صدر بیمار کے مشہور شہر کھیا کلیمور میں اعلیٰ حضرت مجددی و  
 مرشدی دامت برکاتہم بسبب اصرار ہم خادم سلسلہ علیہ شرفہ کے رفیق افروز پوری  
 مسلمانان شہر نے متعدد جلسے وعظ و میلاد شریف کے اپنی مخلصانہ اہتمام سے  
 نہایت شان و شوکت و کئے اور بکات کلمات طیبات سے مالا مال ہوئے۔

ان مراخط خدمت میں جابجا طائفہ تالفہ و ہایہ و کیونکہ کا ذکر آجاتا تھا اور پیغام  
 نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام مسلمانوں تک پہنچایا جاتا تھا کہ کیونکہ فی اخر الزمان  
 حبالون کذابون یا تو نکاح من الاحادیث بما لم یسمعوا انتم ولا آیاء کذا یا کلمہ  
 دایا احمد لا یصلو نکاح ولا یفتنوا کذا آخر زمانہ میں کچھ لوگ مکار چھوٹے پیدا ہوں گے  
 جو تم کو ایسی نئی نئی باتیں کہیں گے جنکو نہ تم نے کبھی سنا نہ تمہارے باپ وادارانہ  
 تواہن سے دور ہو اور اہل کو اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تم کو گمراہ نہ کر دیں  
 کہیں وہ تم کو فتنہ میں نہ ڈالیں۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عن احمد والی یوم یبعثنا اسوہ بل عتاج شہوان اور غفرہ بتا رہی ہیں کہ علم کو گھانا مچا دیں نہ ان کے  
 منہ پر تیرہ بتا رہے ہیں کہ ان کے خیرات و خیرات کو دینا اور ان کی نئی نئی باتیں کہیں گے اور ان کے

حق کا بل بال ہے

مکانی و ہوا

دائیں طرف کے کلمہ کا جملہ

نہایت کو کلمہ کا کلمہ

حالِ قلم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الیٰ احوالِ الحدیث اور طائفہ کی  
نئی نئی کارگزاریاں اور ان کے تصانیف مطبوعہ سے پڑھ کر مسلمانوں کی سبائی  
گیس جس سے تقریباً تمام مسلمانوں نے نفرت ظاہر کی اور عقائد و بابہ دیوبند سے  
بنیاد لگائی۔

اس بارہ حقانیت کے رتی کو دیکھ کر بعض وہ طبیعتیں جو ضلالت و گمراہی کی ابتداء میں تھیں گھر آؤ گئیں اور باقی سنیہ المذہب کے پیر مولوی محمد علی صاحب کاغذی سابق ناظم مذکورہ کو منہ گیر سے طلب کیا۔ مولوی صاحب مع حواریین جن میں مولوی محمد الطریق و حکیم غنیہ حسین خاص طور قابل تذکرہ ہیں آگئے مسلمانوں نے حضرت مولانا نعیم الدین صاحب مراد آبادی و جناب مولانا امجد علی صاحب اعظمی کو بھی تکلیف دہ کام حضرت تشریف فرما ہوئے منجانب مسلمانان شہر ہر دو فریق کو پہنچ سناظر و یانگیا علیہم اگر ہم اہل اسلام تحریری و عقلی اور طریقات و بابیہ دیوبندیہ نے زبانی شرکت جملہ سناظر و عید کیا۔ علماء اسلام مقام سناظر مسجد شریفہ پارسیہ وقتاً پہلے تشریف لے آئے وہاں پہنچے دیکھا کہ اب ساکینا و حضار غیا میں ہوتا ہے یا دیوبند الغیاب دیکھ کر چیخ اڑے اور سب انسپکٹر صاحب کو برادر ہم پر اور ہم دیکھ کر جان بچا سنے کی کوشش کی اور وقت سب انسپکٹر صاحب کو کہی وہاں پہنچا کی سیے مانگی پر ہم آیا۔

سلام کہیں سدا رہے تھیں ان کے گھر پر آتے تھے ایک سر کپ میرے در بند میں رہتا تھا جو کہ ایک عیسوی تھی جس سے بہت پرانی تھی اس کی آمد  
 کے متعلق سارا کیارہ جواب دیا کہ سدا رہے گا اور سدا رہے گا اس کی ہڈیوں میں پتھر دیے بند ہیں۔ سلام میرے سدا  
 عوام اور خدائے سوا۔ سلام کہیں افضل کو دل ضرب الفل سے پہلے ہی سلامت جماعت بریلی آسیدری کے بیڑا تھام رہے۔  
 وہ دیرینہ فزونی کے ایک شہزاد ہیں جو کتب فروش کھڑکے اپنے نزدیک ٹری بات نکالی تھی اگر ہم اس کو خود سمجھتے تو  
 بخیر کتب فروش میں سدا رہے دیوبند یہ حاضر صحن کو نہیں بلکہ سوری ٹھوس تھا۔ کادو خیل درج کر رہے تھے جو بنا دہلی  
 عمر علی صاحب نے کتب فروش بھیجا تھا اور خدائے سوا اب ہوا تھا کیا گیا جو میری دیکھ کر میری آنکھوں کو دینا کیلئے

مَدِينَةُ مَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ

موجودہ نئی تعلیمی اصطلاحات کو بروہی کی  
دراصل ہی کی

مستطاباً و مستطاباً

Figure 1. Schematic representation of the experimental design. The subjects were divided into two groups: the control group (CG) and the experimental group (EG). The CG was divided into two subgroups: the control group (CG) and the control group (CG). The EG was divided into two subgroups: the experimental group (EG) and the experimental group (EG).

این کتاب را می توان به این شرح خلاصه کرد:



## وہابیوں کا کلمہ سید

لا الہ الا اللہ کا ادب والا امکان بل بالفعل لجاہل المحتاج الخائف من العنا  
محمد رسول اللہ جانو اللہ علی الجاہل بالنفسۃ الخ البلیس بل کان علمہ کعلم

## المجاہدین والیہا شہادۃ محمد وعلیہ السلام

لا الہ الا اللہ الصادق بالضررۃ عالم الغیب والشہادۃ العفی علی الاطلاق  
ذو الاختیار والنقد محمد رسول اللہ خاتم النبیین مستمع المظاہر اعلم  
الحال علیہ السلام والجمیعۃ

جب کلمہ میں کہ اصل ایمان ہے اتنا عظیم فرق موجود ہے تو پھر میلاد شریف کرانا اور  
نہ کرنا کیا مفید و مفہوم ہو سکتا ہے غرض جب اس سے کلمہ نہ چلا تو بعض شخصوں نے  
جلوس میں حضرات علماء اکر ام المہتممہ و جماعت کو منہ بھر گالیاں دی گئیں۔ اور  
دوبارہ وہی کلمہ و رسالت کی گستاخوں کی پٹری پہن مشق کے بہترین اور  
دکھائی گئے بعض حکیم کہ لائیوالوں غلط جلسہ کو اپنا راج پوری طور سے سمجھ کر  
خوب خوب بازاری بولی بولے۔ ظاہر جو ہے ڈاکو ہے ایسا ہے ویسا ہے پھر حیا  
کی تصویروں کو دیکھ کر اسے کہتے کہ تو کس طرح بھی کر اویسے جسے دیکھ کر ہر مہذب  
طبقہ کے انسان نے سخت نفرت ظاہر کی اور اسے ہمارے مطبوع نامہ شروع ہوا۔

محمد یہ وہابیوں کا لفظ اللہ کہنا ہی ویسا ہے جیسے کھڑا قریش جب کوئی دیکھتا کہ تمہارا خالق کو  
نہ تو اللہ کہہ دیتے۔ محمد دہلوی کہتا کہ میرے یہ کلام چاہیے عید اکرم صراط مستقیم  
صفو ام ۲۷ میں غرضی کیلئے اوس کے جی ہاشی مانا اور حضرت ثابت کی حال لکھنا ہی اللہ صابہ میں مطبع احمدی  
محمد میں کو کفر و کفر ہی نہیں کہتا ہے اور تلافی کیلئے کہ میرا علم ہو گیا ہے جب کہ اللہ ابوابت ماہ صفر ۱۲۸۳ ہجری میں ہے

سب سے زیادہ دلچسپ قابل تذکرہ علم یہ ہے کہ غیر مقلدین دنیا چہرہ کو جو ہریت بہ مقابلہ  
ایسٹ جماعت چند سال پہلے ہوئی تھی اس کی مرثیہ خالی بھی کی گئی تھی اس کا مظاہرہ کر  
وہاں یہ دیوبندی بعض کھیلے بعض چھپے ڈھکے غیر مقلد ہیں اور مسلمانوں کو فریب اور دہوکہ  
دیتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ بھگلیو میں باوجود متحدہ کوششوں کے مگر محمد علی صاحب کی  
ناکامیابی ایسی تھی جسکو وہ کبھی فراموش کر سکیں مفتی جی گالیوں پر لاترے حکم تھی کی  
بغضیں چھٹے لگیں ملا جی اپنی جدید قائم کردہ خانقاہ کو واپس لے گئے ہندو ات  
کا ذہن کے ذریعہ اپنی ناکامیابی کو کامیابی اور قرار کو شاندار بنائیں ٹری کوشش کی۔  
مگر سب سے موثر ثابت ہوئیں۔ عقائد دیوبندیہ کو عمدہ لفظوں میں بیان کر کے مرثیہ پڑھا مینا  
جاہا اولیاء کبار پر عقائد خبیثہ کا الزام لگایا۔ شیطانیانہ دنیا کو حجت میں پیش کیا مگر سب سے  
اب کریم کیا کریں پردہ کھلیا ضلالت روشن ہو گئی ناچار دارالاندوہ میں طے پایا کہ  
دوسری دور میں کہہ آئے غم خواہ خواہ خیال پردہ داری کچھ دھڑکے بیٹھو چنانچہ  
چھ لفر کے سر پر یہ برکھارو تحریر جو ان پر مذکور ہوئی بھیجی گئی ہے اگرچہ ہم نہیں کہتے کہ  
یہ تحریر ملا جی صاحب کی ہے مگر اس میں شک نہیں کہ انھیں کے مریدوں نے مستحق

عہدہ یہ ہریت غیر مقلدین کو بقابل حضرت خزاں علیہ السلام دلائل کا فرمایا صاحب الایاد ہی عبادہ نہیں حضرت  
محمد صاحب تلمذ مسند رسالہ مظلہ ہوئی تھی اور بعد سا فرہ بھگلیو پر حضرت نور صاحب منہا دل  
تشریف لینگے غیر مقلدین اس مرتبہ حیدر لیل ہوئے ۱۲۰۵ھ تاخوالہ غیر مقلدین و فضلوا و ضلوا ۱۲۰۶ھ  
۱۲۰۷ھ یہ لکیر میں ایک کو بھی ہے جب ملا صاحب نظامت وہ کافی منفعہ حاصل کر چکے تھے اور وہ سے بیمار کبھی نہ بچ  
کی اور میں سوچتا ہوں عہد کو بھی بنام خانقاہ حانیہ بنائی ہو اور میں متحدہ شادی کی بکھڑوب معلوم ہے کہ اب  
مولانا فضل الرحمن صاحب مرحوم بنو کر مرزا آبادی کی اوائل عمر میں یہ ہوتے تھے وہ یہ ہی معلوم ہے کہ حضرت مولانا مرحوم نے  
کئی کئی اپنا خلیفہ نہیں کیا ہے بہر صورت کامریہ ان وصیت یا تقاضا و صاحبزادگان حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت  
کا ہے کہ ای کی جناب ملا صاحب نے کسی کو مرید کرتے ہیں تو اس کو اپنے ہاتھ کو حضرت مولانا کا ہاتھ قرار دے ہیں اور بخیر و من  
پرانہ مریدوں بنانا نہیں لکھتے بلکہ ہدایات کو دیکھ کر جنوں ہی ہر منقولہ ملا صاحب کو باطل قلعی نرے سلیم نہیں کہ



نے اونھیں کے بھروسے اونھیں کی تعلیمات کی تائید کیلئے اونھیں کے خلاف مشا  
ہونا چاہا مگر درعجب نہیں کہ اونھیں کے حاشیہ نشینوں کی کہنے سے بلکہ خاص اونھیں کے  
مشورے سے کبھی۔ لہذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس میدان میں بلا حجبی کلام بہر  
قدم ہے۔

بارجود اس کے کہ غلامیہ حق کو یہ انھیں تحریر میں بدرجہ السنہ شرک میٹھی کے  
ہیڈ آفس دیوبند نے تسلیم کر لیا اور بارجود اس کے کہ حقوق حق کامل طبر پر ہو گیا اور  
بارجود اس کے کہ رہا ہو گی یہ یہ تحریر غیر معمولی جمالتوں سفاہتوں فریبوں سکریوں پر  
مشتمل ہے۔ پھر وہی اسلئے کہ ملاجی کی کوئی تنابا مال نہ ہو اور جو صلہ دل ہی میں  
رہ جائے نہ محض جواب ماضیہ صواب اقداس حضرت والا درجہ عالم السنہ تبلیغ عروق  
شرک و ضلالت عالم جناب مولانا ابوالکلام سیّد محمد صاحب اشرفی جیلانی مؤلف پھر جی  
دام بالفضل النعمی نے جن محقق شمسہ نہیں تیار فرمایا چونکہ حضرت موضح ماضیہ جناب  
میں بمقام ملا محمد علی صاحب مناجات اسلام تھے آپ ہی کے مقابل مولانا دیوبند  
مذہب سمریہ علیہ السلام کے پیر کا پیر ہو کر اللہ تعالیٰ کو عالم بالفعل کہنے سے انکار کیا تھا آپ  
ہی گفتگو کرتے وقت نصیحت چچا اسکول براری ضلع سوات پور سے فرمائی تھی کہ عبارتہ طور پر  
کہ رہا تو اس خیال رسول تعالیٰ کو خیر سے بدتر ہے کفر ہے اسی لئے کہ اس تحریر  
سکر کوئی کیلئے آپ ہی فرمایا تحریر فرمایا۔ اتنا یاد ہے کہ رہا بقابل ملا محمد علی صاحب  
جب وہ ساکت ہو گئے تو کسی پر ہاسد جا کا کہ حقیقت یہ ظاہر ہے کہ گفتگو عقائد میں  
نہ عطار کی و منھاری میں اور ان کیلئے سکوت ہی مناسب غنیمت ہے۔

حاجا کا اہل سنت و جماعت

وہا علیہ الا البلاغ

محمد شہاب الدین

ابراہیم پور ضلع سوات پور





حضور تعالیٰ نے یہ بھی کیا اور حکام دیوبند میں سے المست جماعت و آئین ہر  
 جماعت کے نیز صوبہ بہار میں اس جماعت کے سرگرم مولوی محمد علی صاحب کانپوری  
 صاحبی اخیر روز کے مریدوں اور معتقدوں نے اپنے پیروی کے بھر سے عقائد  
 حقیقہ جماعت میں یہ تحریر بغایت تصدیق بھی ہے لہذا بغرض نفع عام اور اس  
 خیال سے کہ مولوی صاحب انہی مریدوں کو تنبیہ کریں اور بچا دیں کہ بے باطل پرستوں  
 حق سے تصادم نہ کرو ورنہ جو چور چور ہو جائے۔ ضرورت پڑی کہ ایک مختصر سی گزارش  
 مولوی صاحب کے کروں کہ آئندہ کیلئے دارالاندوہ کی بوسیہ مشین کی چول چول لجا  
 اور ضرورت کا عمدہ خواب ہی خواب نظر آئے اب رہا یہ حال کہ مولوی صاحب کے  
 تعالیم یا افکار یا حاشیہ نشیناں سے ایسی کھلی ہوئی غلطیاں ہوتا بظاہر نظر متوجہ  
 بعض لوگ تو مولوی صاحب کے برخ کوہ نظر رکھتے ہوئے تلامذات آئے مباد کہ وہ منکر  
 میں بدالی از دل العمر لکھ لیا بعد ازاں علم شیعہ کر دینگے بعض لوگ اور کچھ کہہ دینگے  
 لیکن میرے نزدیک یہاں ایک صحیح عذر موجود ہے کہ عربی کی غلطیاں درود شریف  
 لکھنے میں ہوتیں اور فرقہ دیوبند سے یہ امر غیر متعبد نہیں ہے۔ بھلا جو لوگ  
 بعض تغیر درود شریف کو پڑھنا بدعت لکھ کر کہہ ڈالیں جو اپنی تصانیف میں نام  
 نامی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیساتھ درود شریف کیا لفظ حضرت وغیرہ  
 سے و شہتان خدا و رسول کا ہر مجمع دارالاندوہ ہے ۱۲ غرض تفصیل طلب ہوتی دیکھو رسالہ مبارکہ  
 الامن والعنایۃ المصلیٰ فی رابع السطور ۱۲۔ بعض فرقہ کے طور پر ملاحظہ ہو تقویت الایمان جلد ۱ ص ۱۲  
 میں لکھا ہے وہ کسی چیز کا ذکر نہیں اس سے قطع نظر کہ کہ یہ درود تو کم از کم اپنے گھر اپنے  
 مال کے مالک و خدائے مگر تا جب کہم خلق اللہ الا غلام محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خیر خدائے  
 علی و رضی کریم اللہ تعالیٰ و صاحب اکرم کسی چیز کے خدائے نہیں۔ یہاں یہ دیکھو کہ لفظ حضرت درود شریف  
 تو درکنار لفظ حق کا سے ظاہر کہ خدا و اللہ کسی رسول سے نہ کا ذکر کرتا ہے یہاں ایک تاویل ہے  
 لفظ یا حدوت کرو یا جابے۔

یہ تحریر مولوی محمد علی صاحب  
 کے قلم سے ہے۔ قراؤنی کی ہے۔  
 یہ تحریر مولوی محمد علی صاحب  
 کے قلم سے ہے۔ قراؤنی کی ہے۔  
 یہ تحریر مولوی محمد علی صاحب  
 کے قلم سے ہے۔ قراؤنی کی ہے۔



تعمدہ اور عمدہ ایسے ملاقات سے لے کر عارفوں کی حالت

صوفیوں کی حالت اور ان کی حالت

وہ ان کی حالت سے لے کر عارفوں کی حالت

صوفیوں کی حالت اور ان کی حالت

کلمات تعظیم نہ کہتے ہوں نہ اس کے عافی ہوں وہ اگر بضر فریبک امر یا بہ سبب مہلت  
حق مغرب ہو کر درود شریف لکھیں اور قصد یا سہوا غلطی کریں تو کیا عمل تعجب سے  
اس مسئلہ کو مشل لکھنا مجھے تو بہت حکم مشل کے نافذ کرنے کی جانب اشارہ وادارہ  
کو سامل لکھنا تو اظہار واقعہ کیلئے ہر عروج جاو وہ جو سر پر چڑھنے کے بسے سائل یعنی  
صاحب صاحب ایک ہی ہیں جو متہد میں باقی چھ نفر وہ حاملین مرکب و ہیں تین آگے تین  
پیچھے یا لگی اٹھنا کیا دشوار ہے یا موافق ظلمات بعضہا فوق بعض پے درپے پر  
ظلمات حیالات ہیں مگر کیا نہیں سنا کہ اتقوا عن فراست المؤمن فانہ یبصر بنور اللہ  
وہاں والوں کے فرست سے جو کہ وہ نور الہی سے دیکھتا ہے آخر ہادی نگاہ تین دو  
چاک کر کے ہوئے ظلمات کو ہٹاتے ہوئے کیسی پردہ نشیں پر پہنچ گئیں۔  
بہر حال اگر مولوی محمد علی صاحب آپ یا آپ کے بھروسہ آپ کے اتباع نے اپنی حیات  
اس سبب پر سے دکھائی ہے تو تبھل بیٹھے اور اختیار ہے کہ خواہ جس عطار و مختار  
اور اس کی سحر الہیہ و لا یدرہا سدھا کو اپنے اس معاملہ وقفہ کا پیرو کار بنا کر بیٹھے  
مگر جو لیے اپنے منہ سے لے لے ادا بتائے کہ کیا آپ اقامتی اورن قاہر عمر اضول اور  
زبردست سوالوں کے حیالات سے سکھ رہے ہو گویا جسے جو اس میں آج کل جی لیکر شریعتی

۱۲ مسئلہ سنی لوگ ان وغیرہ کا سنا آئے ہو چھوٹا دیر و شریعت ہے مگر مولوی صاحب گویا مولوی جواز دیتے ہیں۔  
۱۳ مسئلہ سنا کہ مولوی اکثر سکام لیا جاتا ہے جو شریعت و شہادتیں موجود ہیں والہ تعالیٰ اعلم ۱۴ مسئلہ یہی تلامذہ  
واقعہ کہ رنگون میں ایک صاحب حضرت امام اہلسنت و جماعت مولانا احمد رضا خان صاحب ظفر کی تیسرا  
کے تلامذہ کے لئے تیار کر آپ اشرف الابرار و اولاد کے فرمایا جو ایک کلمہ کی منظر و کلمہ تیار و اشرفی قرار دیں  
اور امام جتہا ہوں کہ اشرفی سے بہرہ ور تھے پھر اس اور شہداء و تلامذہ کے لئے پھر کہ ضرورت ہوگی تو میں بھی  
جواب دے گا۔ رنگون سے تین تارے کہ عالم کو بھیجے اشرفی تیار ہے چنانچہ ہندو جڑی سب سے علماء و تلامذہ  
رواد ہونے اور ان کو کلکتہ پہنچے یہاں شہداء کہ مولانا کو اشرفی ملے گی مولانا عبد علی صاحب مولانا عبد العظیم  
صاحب کلکتہ مگر کی کیلئے کہہ گئے باقی حضرات رنگون روانہ ہوئے وہاں سے اشرفی پہنچے یہی تھا کلکتہ میں  
جب دیکھا کہ علماء موجود ہیں تو یہاں بھی نہ ٹہرا نہ علماء کہ علم کی ترقی کا جواب دیا۔



سخاوتی بہت سبکت و صفاست حضرت اکبرؑ نے یہ جو بہتیرے اپنے مقربوں پہ پہنچے جو بچے و زندہ  
 درگور بن گئے کیا واقعی آپ وقعات السنان اور غرض الدین الحیدر اور ظفر الدین علی  
 صغیر و کتب اہلسنت و جماعت کی جواب لکھنے کو تیار ہوئے ہیں۔ اگر ایسا ہو تو ہم ہدایت  
 زور و غالب دلچسپی میں آپ کو اس خیال پر استقامت کی ترغیب دلاتے ہیں اور کچھ دینے  
 ہیں کہ نہ صرف آپ مع اسلحہ ہنگامی دلوں میں رہیں اتنی سہولت نہیں کہ سالہا سال  
 کئے تصانیف اہلسنت کا واقعی جواب دیکے۔ خود دیکھ لیجئے کہ اگر کسی دہائی دہائی  
 میں کچھ بھی بہت ہوتی تو آج بجائے جواب دینے کے سالہا سالہ رنگ میں نمودار ہوتے  
 اس کو یاد رکھیے کہ اگر تحریری ... کا خدا خواستہ بیجا ادعائی تخیل سے تو اب  
 قلم ادرستے تو پہلے اعتراضات قاہرہ سے سکروشی کی فکر کیجئے ورنہ دوسرے جواب  
 دینے و دیانتت تو نصیب اعداء اگر فرمائے تو عقل و اسامیت بخواب  
 باوجودیکہ بجائے تحریر جوابات کی بلکہ کام صرف نقل اعتراضات ہے اور تنزل  
 باوجودیکہ اوائے حق انکار میں تھا کہ ہاں نہیں جواب میں لکھ دیا جائے مگر از انجا کہ  
 مولوی محمد علی صاحب کی میزبانی کا خیال ہے پھر رنگ زمانہ شاید کہ اکثر لوگ  
 سمجھا بلکہ قصد براہ تعلیم و تبلیغ نہایت فکر سے کام لیتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ اگرچہ  
 اچانک مگر تقریباً ہر شعبہ مسئلہ پر روشنی ڈالی جاوے کہ سن بعد صرف اچل و فافہ خود  
 جاہل پناہیچہ قولہ کے بعد اس تحریر دہائیہ واد بندہ کی عبارت اگرچہ مولوی محمد علی  
 صاحب یا ان کے مریدوں پر عیب ہی کی جو اور اقوال کے بعد اس کا قیاس و ماہر  
 مولوی محمد علی صاحب اپنی گزارش لکھتا ہوں۔ واپس ہوا سنوار گوش ہوش  
 غرض جو طلبہ رسائل میں سالہا سال سے ایمیں پرتن ہیں جن سے مولوی محمد علی صاحب مبالغہ  
 جوامیت رقت امن پر نظر ڈالنا یا سالہ میں جو کچھ لکھ پڑھتے رہے سے غرض ہوش کر جانا کہ کسی عربی  
 بات کو نہ اڑنا یہ مکاروں کا کام ہے اطلاع عرض ہے ۱۲

بعض کتب سنار

وہاں ہوں  
لکھنے کی کادہ

ذاتیہ تندرستی کا کام

سے سزا اور کچھ بھی ادا والی انہیں نیست ہو کر ہمیشہ کیلئے سزا پرست مہر سکوت ہو گا۔

### وہو ہذا

قولہ سوالات مندرجہ ذیل کا جواب تفسیر کا نمبر دار عنایت فرمایا جاوے ہلکوں کو  
مثلاً جواب طلب میں تردد ہے، دیکھو یہ بھی ارقام فرمایا جاوے کہ یہ سب مسائل ضروریات  
دین کے یا نہیں اور بغیر اس عقیدہ رکھو اسلام قائم رہ سکتا ہے یا نہیں بلکہ جواب کے  
لیئے خدمت والا میں ارسال ہے۔

اقول وبالله التوفیق وباء الوصول الى ذرى الحقيقة قطع لنكر اردو لکھنؤ کی خواہش  
سے اور قطع نظر اس پر جو کسی سے کہ یہ لکھنؤ کہ یہ سب مسائل ضروریات دین کے  
ہیں یا نہیں پھر سوال نمبر میں دہر گئی تاکہ "شامل بالاکیا ضروریات دین سے ہیں  
اور قطع نظر اس حیثیت سے کہ اب تک اتنی خبر نہیں کہ جو مسائل ضروریات دین میں  
اور یہ عقیدہ ترک کیا کفر ہے جیسی تو لکھنؤ ملا کہ اور بغیر اس عقیدہ رکھو اسلام قائم رہ سکتا  
ہے یا نہیں۔ ان سب امور سے قطع نظر یہاں کہنا یہ ہے کہ اب تک میں احوار  
سولیت ایکو یا ایک تعلیم کے بدولت آپ کے مریدوں مقتداؤں کو مسائل اعتقاد یہ  
میں تردد ہے۔ اور کون مسائل؟ الیاذہ تعالیٰ اولیٰ مسائل میں تردد ہے جن کے  
ضروریات دین ہونے نہ ہوئے کو پوچھا جاتا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب۔ یہ تو آپ کے مشہور کرون علم کے شایاں نہیں کہ آپ یا آپ کے  
تعلیم یافتگان آج بھی نہ جانتے ہوں کہ فلاں عقیدہ ضروریات دین سے ہے یا نہیں  
ہیں تو ہر سب جملہ سچی سے یہ امر مستبعد نہیں کہ مسائل ضروریات دین پر  
عقیدہ نہ ہو بلکہ ان میں تردد ہو کر کیا نہیں دیکھا کہ فقہ اکبر اعظم امام الائمہ ابو حنیفہ  
وشرح فقہ اکبر ملا علی قادی مطبع مفتی سید محمد علی صاحب علیک عقیدہ ضروریہ بیان  
فرما کر فرمایا کہ جس نے اسکا انکار کیا اور حق فیہا ادا شک فیہا فہو کافر باللہ تعالیٰ

دائریہ کی پوری کاپی  
دائریہ کی پوری کاپی

ضروریات دین کو اعتقاد رکھنا  
اور ان سے انکار کرنا

یاجس نے اس میں توقف کیا یا اس میں شک کیا تو وہ کافر ہے۔

مسلمانوں! پیارے سنی بھائیو! اس عبارت کو دیکھو اور سمجھو کہ کیا صاف و صریح  
آواز ہے کہ عقائد ضروریہ میں وہاں یہ وہاں یہ فرق نہیں کہ انکار بصورت تردید ہے۔ الہ  
رسو کے امتیاز اور خطا بات کے عطا کنندگان کیا یہ یہ جانتے کہ یہ لکھ دیا  
جائے کہ ان عقائد اسلام سے جاہل بلکہ اوس میں شر و بیکار اوس کامنک جنوں و انبیاء  
باللہ تعالیٰ عنہ

میں سے ظاہر کہ اگرچہ مسلمانان عام نہ پتا گیا مگر بد مذہبی نہ چھپ سکی کیونکہ ضروریات  
دین کیا ضروریات عقائد اہلسنت میں ہی تردید کرنے سے دامن اہل سنت بجات  
بیرونہ تعالیٰ پاک ہے۔

قولانہ نماز، حجگاہ میں قصد و راجح وقت الحجاب پر صنیعہ خیالی کرنا ضروری  
ہے یا نہیں۔ قول دتہ فیت الدن اقول۔ مولوی محمد علی صاحب اشنا تو آپ کی  
بھی پسند نہ ہو گا کہ سید ہے سادہ عقل نہیں دنیا کو فریب نہ کر رہا ہی واپس کوئی  
خوشش ہو رہا مگر ای اور اوچد بیت سے یہ دور نہیں کہ کفر و غیب فتنہ  
تو شب کی پہلی نظر ہے۔

سنی بھائیو! دیکھو کہ آج سے پہلے اسی مسئلہ کو مولوی جی نے کن لفظ نہیں  
ظاہر کیا تھا پھر جب اہلسنت و جماعت کے مشیر ائمہ نے ہوئے تو آج کیسی بدحواسی  
چھائی ہوئی ہے۔ مگر احمد سدقہ والی کہ وہاں یہوں کی ہندی جالوں کے مسلمان  
واقف ہو چکے ہیں اور شجر خبیث نہایت کو سدا ہے گن چکے ہیں۔ جو اور گئے  
ہے اور گئے۔

سب سے پہلے کفری بل بلطہ مستقیم و مہوی ۹۵ میں یہ ہے کہ صرف بہت بڑے  
شیخ و اشراف ان از عظیم گو جناب رسالہ کیا باشت و بدین امر تہذیب و تراز

جو کہ کفر و بدعت ہے

وہاں یہوں کی بدحواسی

استغراق و بصورت گاو و خر و دست کہ خیال آن بالتعلیم و اجلال بسود  
و دل انسان می چسبید بخلاف خیال گاو و خر کہ ذالقدر چسبیدگی میبود و بالتعلیم  
بلکہ معانی و مختصر میبود و این تعلیم و اجلال غیر کہ در زبان طوطی و قصور و بشکر می  
که نیز یعنی شاد می بیند و دیگر بزرگان دین بلکہ جناب رسالت صلی اللہ  
تعالی علیہ وسلم کا خیال کہیں زیادہ پراسہ گاو و خر کہ ہے کہ خیال میں دو بجائیے  
کہ چونکہ سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا خیال عظمت آید گاو و خر کا خیال بظا  
عظمت ہوگا۔

اور سید دہلوی تعلیم رسول کا دشمن و یکہ نہیں سکا کہ مسلمانوں کے قلب غفلت  
رسالت سے مالا مال ہوں۔ غرض ساری عداوت و تعظیم نبی کریم علیہ التحیۃ والتعلیم  
سے ہی وحدۃ اللہ علی احمد اعزاز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسلمانوں نے  
اعتراض کیا تو کلمہ گویان دہلوی جی نے تاویلات رکیکہ کی راہ ڈھونڈی مسلمان  
کہ پیش منہجی کی روشنی کھاتے والے بنکی آنکھوں پر دین و مذہب کی طرف سے  
پر بی چھا گئی ہے ایسی نزدیکی و لطیف تکرار و کیا ہے کہ اس عبادت میں چند  
الفاظ میں صرف ہمت۔ استغراق۔ خیال اور نہر ایک کو معنی جدا گانہ ہیں دہلوی  
صرف ہمت بسوی شیخ و غیرہ کہہ کر اکتاہے جبکہ معنی ہیں گویا عبادت کرنا اور یہ اس  
تعلیم پر اسے نہ بڑا کر کہا خیال رسول کو بڑا نہیں کہتا۔

کوئی ان آنکھوں ہوئے اندھے ہے کہو کہ کیا سمجھ کر نہیں سوچتا کہ اس خرابی فکر  
ہمت بسوی شیخ و غیرہ کی دلیل وہ فائدہ خراب و خور بیان کرتا ہے کہ "زیرا  
کہ خیال آن بالتعلیم و اجلال بسوی اسے دل انسان می چسبید و یکجہ کہ ای  
لفظ صرف ہمت کی جگہ لفظ خیال استعمال کرتا ہو اور مستند و الفاظ و عبارت  
آرائی ہی دکھاتا ہے نہ کہ سنی میں جدائی و یکجہ کہ وہ صراحتہ عظمت رسالت کی مخالفت

در کتب و خطبات سنی میں مذکور و علامہ

محمد امجد علی

کرتا ہے دیکھو کہ وہ شرک و فحش تعظیم رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شرک  
 کہتا ہے اور دیکھو کہ وہ... مغرور استغراقی در صورتہ گاہ و شرک و اچھا سمجھتا  
 ہے جس میں ظہیر کو شمش کی شان پائی جاتی ہو دیکھو کہ جو رکعت تادل تیرے  
 نزدیک تھی اہلی و افضل گذشتی اور وہ بھی قمر بنی ہاشم کی - ایسی خواہ مخواہ کی  
 سخن سازی و ساز و چوڑی ساز کا شیوہ ہے۔ بعض پیردان و صعلوی  
 کہہ اوشکتے ہیں کہ یہ کلام اوس سے بقصد توہین نہیں بلکہ - گفتگو ایک داخل  
 میں ہو کر یہ بناوٹ بھی اوسے ثابت ہوتی ہے نہ صلح العطار مافق  
 اللہ ہر قصد قلب کلمات لسان سے ظاہر ہو گا تو کیا کوئی دہی اور تکی کہ فلان کا دلی  
 ارادہ یہ تھا اور یہ سوت کلام بغرض توہین کو کس سے لازم کیا گیا خاص جب  
 قرین اللہ رسول جل و علی و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں گفتگو ہو تو توہین کرنا  
 توہین ہے ورنہ باتوں باتوں جتنی گالیاں چاہو دیکر اللہ و رسول جل و علی و  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں شہ کا لاکر ویسے سے ظاہر کر عظیم الہیت  
 در رسالت ان و بارہو کر نہیں چھوڑے گا۔ حضور کی بدگئی کو لہکا جانے میں اوس طرح  
 طرح کی خائیں نکالتے ہیں بشعار شریعت صلا تقدم الکلام فی قتل القاصد  
 بسبب الوجه الثاني لا حتى به فی الجلاء ان یکون القاتل غیر قاصد للہ  
 والامر داع ولا معتقد اللہ و لکن تکلم فی جہتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 بکلمۃ الکفر و احوالی جہتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نقیصۃ مثل ان یا  
 بسببہ من القول او قیل من الکفر و اخرج من السبب فی جہتہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم و ان تاہم بدلیل حالہ انہ لم یجحد ذمہ ولم یقصد سبہ اما  
 محرم اور بعض اسی کے سبب دلی سیادت میں ان کے جواب میں پیر مبارک و امہ نہیں  
 من احوال کی صورت کافی ہے و علیہ الامور و وہ حق بعد از صلح و محرم

تکلیف

دلیل

دلیل

دلیل

شفاء  
 کما  
 یستعمل  
 فی  
 علاج  
 الکلی  
 و  
 الحار  
 و  
 البارد  
 و  
 الخ



لجوا لہ اذھوا و سکر اذ قلہ ضبط لسانہ اذ تھور فی کل امر محکم عذ احکم الوجہ الاول  
 الفصل من دون التلک المخصر یعنی اس کا حال تو پہلے معلوم ہو چکا جو بالقصہ تنقیص  
 شان اقدس سے کرے دوسری صورت اس بلکہ علی روشن و ظاہر یہ ہے کہ قائل  
 تنقیص و تحقیر کا قصد کرے نہ اس کا مقصد ہو مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم کے معاملہ میں مگر کفر اول اور سچے جو حضور کے حق میں تنقیص شان ہو مثلاً  
 کوئی یہ اولیٰ کا لفظ باری بات اور ایک طرح تنقیص بولے اگرچہ اس کے حال  
 سے ظاہر ہو کہ اس سے مذمت و توہین کا ارادہ نہ کیا بلکہ جہالت یا جھوٹا یا غیبت میں  
 بکدیا یا بات کہنوں میں بات روکنی کی یا بیباکی سے صادر ہوا اس صورت کا حکم ہی  
 بعینہ پہلی صورت کا حکم ہے فوراً قتل کیا جائے بلا توقف۔

اور انصاف کہتے تو اس عبارت خبیثہ میں کسی صحیح دلائل کی گنجائش ہی  
 نہیں کیا جناب مولوی صاحب! آپ ہیں اتنا کہنوں میں گئے کہ صرف ہمت بکرو  
 چہرہ ہمیشہ مسد ہا نامہ او بدہا بے بنیاد و بیخود ملا اگرچہ مولوی جی بابت مذہب میں  
 مرتبہ بدرتزاز استغراق در صورت خنزیر و خرست نہیں نہیں آپ کیا آج  
 دین گئے آپ اور آپ کے اتباع نے محض طلب اجازت پر کہنے بل کہا ہے میں  
 حرام غصہ جن کی طرح سر پر ہوا ہو گیا ہے اور یہ کیوں ہوا اس لیے کہ اپنی شخصیت  
 دربار رسالت سے بڑھی چیز صی نفرتی ہے قاتلہم اللہ الیٰ یوفون۔

خود وہ مولوی جی ان بناوٹوں تاویلوں سخن سازوں کا ورہہ جلا گیا ہے۔  
 کہتا ہے تقریرہ الامکان "یہ بات محض بجا ہے کہ ظاہر میں لفظ بے اولیٰ  
 کا بولنے اور اس سے کچھ اور معنی مراد لیجئے مٹا اور پہلی بولنے کی اور حکم  
 میں کوئی شخص اپنے باپ یا بادشاہ سے جگتا نہیں بولتا اس کے واسطے  
 دوست آشنا نہیں نہ باپ اور بادشاہ"

اب تالیات یکیک میں جھک مابینہ والو کوئی کہی کہ خود دہلوی جی تہاری ایک  
 نہیں سنتا ہاں یہ کہہ سکتے ہو کہ بے ادبی باب اور بادشاہ کی ممنوع ہے کہ وہ  
 با عظمت میں اور عظیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے کو پرزادہ کی زیادہ برے  
 بھائی بلکہ ایک معمولی بشر سے کم تعریف کے مستحق ہیں اور انکی عظمت شریک ہے  
 لہذا وہاں شوق بیزبانی میں کچھ حرج نہیں لعنہ اللہ علی اعداء رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

غرض جب تالیات کا دروازہ بند پایا تو سب کتوہین کو چیلرا کر راہ مکاری  
 اس پر گریہ کر خیال رسول تہذیبین جائز ہے یا نہیں جائز ہے بلکہ شریک ہے۔  
 اس خیال سے کہ وہ دھوکہ داتا بخانا یاد رسید حضرات علماء کرام اہلسنت و جماعت  
 و امت برکات تم نے سمجھا دیا کہ جائز ہے عبادت کو اس سے جلا رہوئی ہے ویکہ  
 کہ عرش کے مالک نے اپنی عبادت نماز میں التحیات پڑھنا واجب کیا اور اس  
 میں السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور اشھد ان محمدًا عبدًا ورسولہ

حتہ بقیۃ الایمان جنتا دلیا و دنیا امام و امام زادہ پر و مشہد یعنی جنتہ البقرہ کے مقرب بند ہیں  
 وہ سب انسان ہی ہیں اور جنتیے عیار اور ہمارے بھائی مگر اولیٰ کو اصرارے بڑائی دی وہ بڑے بھائی  
 ہوئے دیکھو کہ بڑائی کچھ عمر کے سبب نہیں دیتا یا خانہ دانی بڑائی نہیں بیان کرتا بلکہ بحیثیت انسان  
 ہر ایک کے بھائی اور بھائی کمالات تقرب و خصوصیات تقرب کے خواہیہا علیہم السلام کہ محال ہے بڑا  
 بھائی کہتا ہے۔ اور دہلوی بے پردہ بین ظالمین جو کچھ مبارکی کی ہے اس کو نہیں ماننا۔ ۱۲۔  
 جسے کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو سوتی کہ رسولوں میں  
 ہی وہ تفسیری کرد (تقریر الایمان) اپنے حدیث نقل کی پھر ترجمہ کیا جس حضور نے اپنی نعمت میں  
 صلا کر کے دی ہے کو خدا کہتے سے فرمایا ہے پھر نہ کہہ کر یہ صلا دیکھا کہ بشر تو بشر اس سے ہی مختلف  
 تعریف کر دیا اور اس کے طور پر معارف و اصرار لکھا جائے تحت آئمہ علی اعداءہم السلام علیہ ۱۳۔

۱۴۔ صراط مستقیم کی عبارت سے ہی اسکا ثبوت گذرا اور تقریر الایمان کی قوی ثبات ہے ۱۵۔  
 لغت نماز کی تفسیر میں خواہ مخواہ انکا انکا حالانکہ صراط مستقیم ہے لفظ عبادت ہے جس میں نماز و تلاوت  
 قرآن انسان ذکر و طہر و شغل کی کچھ نہ ہی حضور کا خیالی ہوا و دہلوی کے آگ لگی۔ ۱۶۔

پڑھنا لازم کیا۔ کیا ان کے پڑھنے کا حکم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کی طرف خیال کر کے حکم نہیں ہوا۔ اور بیشک خیال رسول جب آئیگا باعظمت  
جلال ہی آئیگا کہ اس جناب کو تصور پاک کو عظمت و جلال لازم بالبعث الاخر  
ایک واپسی کو آتا کہ دنیا آسان ہے کہ اللہ تعالیٰ ابھی مہر اللہ شکر کہہ رہا ہے کہ  
شرک اہل کے طور پر ایسا عامہ ہے سبھی جسکی تحقیق رسالہ مبارکہ الامن العلی کے  
مطالعہ سے ظاہر ہوتی ہے۔ مگر چونکہ مسلمانوں کو ایسے کچھ فقرے کے بعد فریب  
دنیا آسان نہیں تھا لہذا سوچھی تو یہ سوچی کہ التحیات پڑھنا واجب سلام  
عرض کرنا اور سرکار رسالت رکعت نماز میں نام لینا لازم ہے مگر یہ کہاں  
قنابت کہ تصور رسول کرنا شرک نہیں ہے۔ ۹

ان عقل کے چلوں کو اتنا کون سوچھاتا کہ نماز میں جن چیزوں کے پڑھنے کا حکم  
ہے وہ مجہول کی پڑاؤ یا نکل کی بکواس نہیں ہے اس کے معنی پڑھ کرنا اس سے  
متاثر ہونا مسلمانوں کو بتایا گیا ہے۔ اور ان بدحوصلوں اور کج فہموں کو کون سمجھاتا  
کہ تصور طریقین عقد قضیہ کیلئے شرط اور کم از کم شرط ضروری ہے۔ اور ان دین کے  
دشمنوں کو کون بتاتا کہ سورہ فاتحہ کی تلاوت کے وقت آیات نصد یا یا کفایت  
کے گذارنے کی وقت احد نا الصراط المستقیم کی عرضی کے وقت کثرت اخلاص کی  
ضرورت ہے۔ اور ان جاہلوں کو کون سکھاتا کہ تم التحیات کو کیا کہتے ہو خود  
الحمد شریف میں شہام غلجی اور شہد اور صدر قضیہ و انبیا کے تصور کرنے کی  
تعلیم ہے۔ پڑھو اصل نا الصراط المستقیم حمل خط الذین اتبعتم علیہم شیو  
المقبوب علیہم ولا الضالین یا اللہ ہم کو سیدھے راستہ پر چلاؤ اور ان کا راستہ  
جن پر توستہ نیست فرمائی ہے نہ کہ گرفتار ان غصیب اور گمراہوں کا راستہ۔  
وہ شہم علیہم کون ہیں؟ قرآن کریم میں فرماتے ہیں من البینین و انصد یقین

والشہداء والصلحاء انبیاء ووصد تقیین و شہداء و صاحبین میں۔  
 نہیں نہیں پہلے اہل الصراط المستقیم میں خیال ہی کریم علیہ تہجۃ و التسلیم کی  
 تعلیم خاص ہے۔ یہ میں خود نہیں کہتا دہلوی جی کہ امام جید محمد شیخ طریقت  
 اور کے مدوح اور نزدیک صاحب وحی باطنی یعنی شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی  
 فتح النجیر مطبوعہ مصر ۹۹۵ھ کے متذکر ہیں الصراط المستقیم کتاب اللہ و قبل  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صاحب اس صراط مستقیم کتاب اللہ ہے اور  
 کہا گیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صدیق اکبر و فاروق اعظم  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔

ابن کچھ جگر ہے ترکہو کہ اسے شاہ ولی اللہ صاحب آپ مشرک اور اکبر الکر  
 اچھا جانکر تہذیب بنا کر تکمیل دہلوی مشرک اور اس کے مانتا امام بنا کر  
 ہم سب اہل ایمان و دہلوی مشرک یہ ہے اقراری شرک کا بھاری پتھر کنگر  
 العذاب و العذاب الاخریٰ اکبر لو کا بوا یمنہون جب اس طرح کی پھر گشت و پاسبیوں کی  
 طرف سے ہوتی تو باوجود قابل جواب ہو سکتے وہی دروغ و غلو را تا بخت کا کھانا  
 کے علم را با سنت و جماعت و امت پر قائم ہے کہ مفرایا اور ثابت کر دکھایا کہ ان ہاں  
 خاص النجات میں وقت ہر حق سلام کے تصور پاک کا حاضر کرنا ہمارا مذہب ہے۔  
 ویکھ احیاء العلوم ج ۱ ص ۹۹ مطبوعہ لکھنؤ میں فرمایا۔ احضرو فی قلبک النبی صلی اللہ

علیہ وسلم صاحب وحی تشریفی و امام عصیم شاہ صاحب کرم الصراط مستقیم پر لکھا ہے کہ کسی غیر  
 کہ لکھا کہ فرمودہ ہاں محمد ایسے مومن ہیں و ہاں ہر دو بندہ کی جانب سے محترم صاحب مذہب ہے کہ وہی  
 ایسی باتیں شرک ہیں انھیں پہچاننا شرک ہے اگر شاہ ولی اللہ صاحب وحی تشریفی ہیں اور وہی  
 حکم کتاب ہر قسم کی باتیں ہوتی ہیں اولیٰ کے کلام میں یہ تشریحات سے ہے خدا جل جلالہ  
 الا انشاہ ولی اللہ والوا یمنہون فی ان وصاحب کمال دہلوی تکمیل بقولہ انما ینہ کل صلا عینہ  
 حیدر نا و ما ینہ کمال الا حرمۃ ابن عبد الرحمان ہاں

تعالیٰ علیہ وسلم و شخصہ الکومیر و قل سلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ و بركاتہ  
ترجمہ اہمیات میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے دلیس حاضر گزار حضور کی  
صورت پاک کا تصور یا تذکرہ اور عرض کر السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ و بركاتہ  
میں (۱) امام شافعی مطبوعہ مصر ج ۱ ص ۱۳۵۔ سمعت سفیدی علیہما السلام  
رحمۃ اللہ تعالیٰ یقول انما امر الشارح المصلی بالصلوۃ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم فی التجدید لیسۃ الثانی فی جلد سیمین یدری اللہ عزوجل  
علی شہودہ یدعی ملک الحضرة فانہ لا یفارق حضرة اللہ ابد ایضا طبروتہ  
بالسلامہ شافعیہ۔

ترجمہ میں ہے اپنے شیخ و سرور علی خواص غمہ اللہ تعالیٰ کو فرماتے سنا کہ شارع نے  
نمازی کو تشہد میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر روز و سلام عرض کرینکا اسی کو حکم  
دیا کہ جو لوگ اللہ عزوجل کے دربار میں غفلت کیساتھ بیٹھے ہیں انہیں آگاہ فرما دو  
کہ اس حاضری میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دکھیں اس لئے کہ حضور  
کبھی اللہ تعالیٰ کے دربار سے جدا نہیں ہوسکے پس یا ملشا فہم خبر انکم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کریں۔

ایک دہائی کو یہ کہتے کیا دیر لگے گی کہ سارے امرا اسلام وادلیار کرام معاذ اللہ شریک  
تھے ہندو اہمیل دہلوی کے جدا مجدد اور ان کے قبیلہ و کعبہ و حساب و حق  
باطنی ہی کی سنو شاہ ولی اللہ صاحب حجتہ اللہ باللہ مطبع صدیقی ضلہ

میں فرماتے ہیں تم اختیار بعد السلام علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تہذیب  
بذکرہ و اثباتا فلا قرار و مرہ باللہ و اداء بعض حقیقہ ترجمہ پھر اس کے بعد  
اہمیات میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام اختیار کیا اور ان کا ذکر پاک  
یاد کرنے اور انکی رسالت کا اقرار ثابت کرنے اور ان کے حقوق سے



ایک ذرہ اوکرنے کیلئے۔  
 ہے کوئی دیوانی دیوبندی گنگوہی تانو توئی تھا توئی ایشوہی منگیری  
 شیطان جیسی قیدی میں اتنا جگر کہ دل کرا کر کے کہہ دے کہ اے شاہ ولی ام  
 صاحب جو خیال کہ بدترین خیال ہے اس کو بدلتی ذکر و اتق و رسالت کی لیل  
 بتا کر چار سہ انکار رسالت کے راز کو فاش کر کے آپ کو ہونگے مشرک اور  
 دیوبندی جی آپ کو مسلمان سمجھ کر بلکہ قدوہ ارباب صفا و صاحب وحی کہہ کر خود  
 مشرک ہونگیا۔ اور ہم اس دیوبندی کے امتی بھی اسی بلا مشرک میں گرفتار ہو  
 یہ ہے اقرار ہی شرک کا بال جھیل بھٹاڑ کن لک اعداب و لعداب الا خرة اکبر لو  
 کا نو بیعتوں بعض جاہل اس موقع پر کہہ اوٹھتے ہیں کہ فقہ کی کوئی کتاب کھا  
 اور تو کیا کہوں مگر ان جاہلوں کو شرح نہیں آتی کہ فتویٰ مشرک اسی بتے پر  
 دیا تھا کہ فقہ میں یہ مسئلہ ان کے نزدیک نہیں ہے لہذا آنکھیں بند کر کے دیکھو  
 کی نلاج میں ایسا اندیس ہے جو ہے کہ خود اوی کو مشرک کہنا پڑا۔ کوئی ان مسکاردوں  
 کہہ کہ بحث ذہن لو ہوش سے کام لو جو مشرک ہو وہ فقہ ہی میں نہیں بلکہ ہر جگہ

ہے اگر ہم دیوانی شیطان کو مشرک اور بت سمجھ جیسا کہ براہین تالیف میں اس پر زور دیا ہے یہ  
 وہیوں کا کام ہے کہ ایک جگہ تو کسی یا تو شرک کہے دوسری جگہ اس کو ایمان بتائے۔ مثلاً منونہ  
 ایک مثال حاضر کردی اسماعیل دیوبند قوت ایمان میں کوئی کہتا ہے کہ اگر میرا آپ میرے پیر کے  
 سوا کسی اور صورت میں ظاہر ہو تو ہرگز اس کو نہ دیکھوں (الی قول) البتہ پناہ میں رہے ایسی ہی  
 باتوں سے۔ اور خود اصرار استہم مائیں کہتا ہے از حد اس شدت تعلق قلب مست میر خود اعتقاد  
 یعنی آں ملا نظر کر اس شخص نامور ان نفس حشر حق واسطہ ہدایت دوست بلکہ عیشہ تعلق عشق  
 ہوں میگور چنا کر کیے ازاں براہین غرور کہ اگر حق جل و علاہ بغیر کسبت مرشد میں تجلی فرماید  
 براہین مبرا بار انصاف درکار نیست

یا تو سمجھو وہ مشرک اور ایمان بے خدا کی پناہ اور یا کہتے ہیں اے اکابر ہر جگہ میں ہے یہ کہ وہ ایمان  
 کی شریعت اپنے گھر کی ہے دوسرا کہے مشرک اور خود کو کہیں کہتے مسلمان ہیں تانو توئی  
 ذہن رنجی میں قال کرتا کرتے ہیں وہ لاف میں کہہ کر اپنے نکاح کھو ڈال دیکھا آف آں دین و نہ ہت ۱۲

شُرک ہے۔ شرک و کفر بکثرت کلام میں جائزہ تفسیر میں بروانہ اصول میں حلال  
 نہ تصدیق میں مباح۔ تم تو خیال پاک کو شرک کہتے ہو اب شاہ ولی اللہ صاحب کا نام  
 منکر کیوں بدکتے ہو۔

ہاں یہ تو سب کی بدستی ہے کہ فقہ حنفی کی متعیر کتاب در مختار میں ہے کہ التی  
 میں عرض سلام الشاؤ کرو نہ کہ جکا اید یعنی یہ سمجھو کہ اس وقت خارجہ بکمال عزت  
 و اکرام و دیار رسالت میں سلام عرض کر رہے ہو۔

اب بولو کہ اے فقہو! تم بھی شرک ساری دینا مشرک اسلام کا ہر مسلم شرک جو  
 تعظیم رسول کریم علیہ السلام کے سبب مشرک قائل ہے اللہ ان کو فکروں۔

اس لیے پناہ دار و گیر کو دیکھ کر قید یاں تو سب کو اب کافی کو غری کے اندر میرے میں  
 یہ دور کی سوچی ہے کہ "نہ میں قصہ معراج کو بوقت احباب (جاسنے کیا چیز)

پر ہے کے خیال کرنا ضروری ہے یا نہیں" اور پھر اسے ضروریات دین اور دنیا  
 پر ان کو جان علم کو اتنی ہی خبر نہیں کہ عقائد کے اقسام سے ضروریات دین میں یا

اعمال کے خیر ال حیالتوں سے قطع نظر اب جناب سو فی جو علی سنا ہے اسی قرآن  
 کا ترجمہ و فقہا تو ذکر پاک و تعظیم صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت

التمیحات میں کیا کچھ بیان قرار ہے ہیں تو انچہ سوالی کا جواب کیا ہوا؟ اچھا یہ ہے کہ  
 صریح اتمات میں زبانی اگر قصہ پاک ذکر نماز اگرچہ ناقص مگر کوئی اس طرح

لا ریب کہ جن نے قصہ پاک کی نہایت سے نماز کو حلال دیا اوس کو خدا اور خدا  
 حاصل ہوئی۔ ہاں وہ جو اس پاک قصہ کو گاتے گاتے کے خیال میں ٹوٹتا

جاسنے سے بدتر کہتا ہے حتی دھت لوی انجی وہ قطعی کفری قول بولتا ہے  
 اور جو اس کفر کو چکا جھٹتا ہے تاویلات کر کے کہ کی راہ ڈھونڈتا ہے اوس کو حق ثابت

کرنے کے لیے تیار ہوتا ہے جیسا کہ آپ اسی نے تقریباً دو سال پہلے

مقابلہ المینست، و جماعت آخر تھے بیشک بیشک اسی قائل کیساتھ ہے اور یہی اصل موضوع بحث ہے جس سے اٹھان گھائی دکھانا آپ کہتے تھے کہ سخت پیمانی پر (نوٹ) واقعہ سراج کو قصہ لکھنا سخت پیمانی و جمالت ہے۔

قول ہے جناب سردار عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو باوجود اس کے کہ خداوند عالم للعیب ہے عالم للعیب کہنا ضروریات دین سے ہے کیا نہیں

اقول متوقفہ ثنائی و توقیفہ اجل و علی جناب مولیٰ محمد علی صاحب الزمان کہتے تھے کہ ایسا کرو فریب کے شوشے آپ نہیں چلتے رہتے ہیں۔ شیران حق

کیساتھ ایسی رویا ہی کے جل دکھانا اور ایسی مکاری پیش کرنا جو بظاہر فخر و زبر ہو اس کو زیر کرنا ہے۔ بہتری اس میں تھی کہ مناظرہ بھیا گل پور کو یاد کر کے آؤ

چپ اور پوشتیدہ۔ بیٹھتے کہ اس جماعت کی ٹہری سی ٹہری کوٹھی کو لوگ قبرستان کہتے معلوم ہوتا کہ قید خانہ تو ہنگا ہرگز قمار سلی چڑا دیا گیا۔ کہتے کہ لوگو! ہر سن

مناظرہ سے آج تک تو تو نہ زبان پر جاری ہے۔ غیر اس سے پہلے تو زبانی جو چاہا

بگدیا اب جنم کا ٹیکا بخیر بری جمالت قابل شرم ہے۔ ولکن الہا بیتہ قوم لایستحقین میں یہ نہیں کہتا کہ سردار کو سردار یا خداوند عالم کے بعد کیا دہر گشتا ہے

کہ گراہوں نے اہل حق کے مقابل اس سے زیادہ بدحواسی دکھائی ہے۔

کہنا یہ ہے کہ مسدک علم غیب البنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگرچہ کوئی ایسا مسئلہ نہ تھا جس سے انکار کی کسی میں جرات ہوتی۔ دنیا کا ہر چھوٹا بڑا مسلمان جانتا

ہے کہ حضور نے قبر و حشر کے حالات برزخ کے تمام واقعات جو کچھ بیان فرمائے سب غیبی کی باتیں ہیں کون نہیں جانتا کہ مسلمانوں کو ایمان بالغیب کا حکم دیا گیا ہے اور ایمان کا مرتبہ علم کے بعد ہے مگر ایک دشمن اسلام کو ان کھلی ہوئی باتوں پر تو جو کرنا کیا ضرور کہ من بعد یجعل اللہ لہ نوراً فیما یرید۔

و معلوم ہو جی امام اہل البیت اس مسئلہ میں یوں ریز کر رہے ہیں کہ پھر خواہ اول  
 پہنچے کہ یہ بات اول کو اپنی ذات سے ہے خواہ اس کے دینے سے غرض اس  
 عقیدہ سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے رتقوتہ الامان جہاں سزا بعد اس آ  
 کو دیکھو کہ اگر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غیب کا علم اللہ تعالیٰ کی عطا  
 سے مانے جب یہی شرک ہے یعنی اسد تعالیٰ کی صفت غیر خدا کیلئے ثابت کرنا ہے  
 (وہاں مشہور دنیا میں ہے) تو اس کے طور پر اسد تعالیٰ کا علم بھی کسی کی عطا سے  
 ہے جب تو دوسرے کیلئے عطائی ماننا شرک ہوا۔

سرکار رسالت کی عبادت میں دربار الوہیت کو بھی نہ چھوڑا یہ ہے ما قبل من  
 اللہ حق قدرہ۔ جب علماء راہبانت و جماعت نے اس خیانت کی خبر لی تو  
 طائفہ نے واقعات جزئیہ احادیث سے تلاش کر کے لقمہ لقمہ کی طرح حکم لگا دیا کہ  
 فلاں بابت کا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم تھا۔ آیات قرآنیہ  
 میں سے چند آیتیں جنہیں علم غیب الہی جل علی کا ذکر ہے دیکھیں اور دوسری آیتوں  
 جنہیں علم غیب نبی کریم علیہ التحیۃ والسلام کا بیان ہے آنکھیں بند کر لیں خوارج کی طرح  
 ان الجحکم الا اللہ حکم نہیں سوا اللہ کے لئے اس کی تلمذ کی اور آیہ مبارکہ فاعبثوا

عالم حال کہ کتب عقائد میں ہے کہ لا عبودۃ الا لہ فی باب الاعتقادات یا خصوص جب کہ  
 ضرور کے خلاف جو خود انبیاء و عقائد میں بعض نقلی کا مطالبہ کرتا ہے مگر یہ سب کچھ دربار رسالت  
 کے لئے شیطان کے لئے اور نہیں حدیث کافی ہے اور تو میں دربار رسالت کے لئے حدیث احادیث  
 مفید ظن وہ ہی پر بنائے ظن فاسد باوجود اسکے ہی لغت نفس قلبی ہو نیکی نام جون کے لئے کافی ہے۔  
 جب دیکھو غلط صحیح حدیث نہ کہ قرآن کا رد کرتے رہتے ہیں ۱۰

محدث بعض مروجہ نقلی اس سوانح خوارج کی تائید میں کہتے ہیں کہ صلی علیہ وسلم اللہ تعالیٰ و محمد کریم  
 نے خوارج کا ثبوت زبردست تھا کہ وہ لکھنے پہلے آیت میں حکم دینی مراد ہے اور دوسری میں دلیلی  
 ابن تاہرین کے نزدیک اپنے مطلب کے وقت عبادت و معاشرت و کتب کو دین کی طرح تعلق نہیں اور  
 سید علیہ شرک کا غیوئی و یا اجوا تو اشراک فی امتداد بھی ذکر کرنا والا دیکھو تفریقہ الامان

حکیمان، علماء و حکماء میں اچھا ایک حکم مرد کی طرف سے بھیجوا اور ایک حکم عورت  
 کی طرف سے اسکا تذکرہ بھی نہ کیا۔ قرآن کریم میں بیسوں جگہ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے  
 اپنے صفات بیان فرمائے اور پھر انہی عطا سے اپنے بندوں کے لئے بھی ثابت  
 فرمایا۔ مگر ان ایکہ آنکھ والوں نے ایک کو مانا دوسرے سے شے انکار کیا۔ انہوں نے بعض  
 انکتاب و تذکرہ میں بعض - ان اگلے پچھلے و ہمارے دیوبندیہ کا دتیرہ تیرہ ہی ہے  
 اس رعایت کو علما سے اہلسنت و جماعت و امت برکاتہم نے دیکھکر عقیدہ حق کی  
 تشریح فرمائی کہ عقیدہ علم غیب نبی کریم علیہ السلام و التوحید و التبلیغ کے دو جز ہیں ایک یہ کہ  
 آپ کو علم غیب اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے بغیر تعین مقدار کے اسنا ضروریات دین  
 سے ہے اسکا منکر کافر ہے دوسرا جز علم ماکان و مایکون ہے کہ گمراہوں نے عرض  
 توہین کے سبب اس سے سخت انکار کیا ہے اور یہاں تک جرات کی ہے کہ اللہ سے  
 بلوں کے علم کو نص سے ثابت مانکر حضور اقدس اعلم الخلائق علیہ السلام تعالیٰ علیہ السلام  
 کے علم کو اس بلوں کے علم سے گھٹایا اور صاف کہہ دیا کہ شیطان و ملکہ الموت کو یہ  
 وسعت (علم) نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کوئی نص قطعی  
 ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک مشرک ثابت کرتا ہے (براہین نامہ)  
 اس خیانت کو دیکھئے کہ شیطان کیلئے صرف نص ہونا کافی ہے اور فخر عالم صلی  
 تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے نص قطعی کی ضرورت ہے اور اس کفر کو ملاحظہ فرمائے کہ  
 شیطان کیلئے وسعت علم ماننا ثابت ہے اور فخر عالم کیلئے وسعت ماننا تو  
 شرک ہے۔ حالانکہ جو وسعت غیر خدا کیلئے ماننا شرک ہے وہ ہر ملک شرک ہے۔  
 خواہ وہ غیر کوئی ہو۔ تو اس کے علو پر شیطان شریک الہیہیت ہے۔ یا دوسرے  
 کہ تنقید نشان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حشہ گستاخی در بار الہی



جہل و علی تک پہنچتی ہے اسی لئے علماء و حرمین طبعین نے اس قائل پر  
 کھر کا فتویٰ دیا کہ ہزار جہل کھینچتا ہے مگر سید رہبر اور داغ نہیں چھوٹتا المہند میں  
 بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے مگر ارتداد و کافرا ہو بجائے اس کے کہ رک رک کر ہنسی مگر  
 سخن سازی کرتا اس پر زور دیا کہ بیشک علم نبی کریم علیہ التحیۃ و التسلیم عالم شیطان سے  
 کم ہے و انبیاء باللہ تعالیٰ منہ اور اپنے نزدیک علم رسول گھٹائے کیلئے معلومات  
 کی خرابی سے استدلال کیا .... دھن ہے اس امر کو ظاہر کیا ہے کہ کیر سے  
 ٹکڑے اور گندی چیزوں کا علم ابلیس ہی کیلئے مناسب ہے۔ حضور کے علوم شریفہ  
 کی شرافت کا تقاضا ہے کہ ان چیزوں کا علم آپ کو نہ ہو۔ اس نادان نے لکھ تو دیا  
 اور اتنا سوچا کہ اس دلیل ذیل کی بدولت تجربہ کو علم الہی سے علم ابلیس کو بڑھانا  
 بڑھکا کہ علم الہی اس کی صفت ہے جسکی پاکی و شرافت تو غیر خدا کے علوم ہی بہت  
 بڑھی ہوئی ہے لہذا گندے معلومات سے وہ بھی ماہل ٹھہرا رہا ہے ماقولہ  
 اللہ حق قدرہ۔ سبحان الذی عایش کون۔

اس ماسمجہ کو تو اتنا بھی نہیں معلوم ہے کہ شے ذیل کا علم ذیل نہیں ہوتا۔ علم  
 کسی شے کا ہوا چھپا ہی ہے۔ کیا نہیں سمجھنا کہ علم شے بہ از جہل شے۔ کیا کسی انسان  
 کیلئے باعث فضیلت نہیں کہ تحقیقات اطباء و تدقیقات فلاسفہ و تحقیقات اہل  
 اور با و احساسات، حیوانات و غفیات اسرار کائنات و واقعات جمیع موجودات  
 و حالات کرہ ارضی و سموات کو جانتا پہچانتا ہے ہر اہل اس کو مدح کیسکا بستر  
 اینٹھک ہوا نہ لگی ہو۔

اب وہ بے علم دیکھے کہ جن معلومات کا اس نے تذکرہ کیا ہے وہ انہیں  
 کلیات مدح میں داخل ہیں یا نہیں اور وہ اسی مدح کو ابلیس کے لئے مانکر

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کمال کی نفی کر کے انہیں کو شرکیت پہنچا دینا اگر کافر ہو یا ایمان میں۔ کہو ہوا اور ضرور ہوا۔

اس میں شک نہ ہو سنے تو عداوت رسول میں یہاں تک بلکہ یا کہ "شیخ عبدالحق ترمذی" کہتے ہیں کہ جبکہ دیوار کے پیچھے کام ہی علم نہیں "ابراہیم قاطعہ صلیک" اول تو اس مدعی علم کو روایت و حکایت کی تیس نہیں۔ پھر اس ڈھٹائی کو دیکھئے کہ شیخ محقق دیوبند رحمہ اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں ایسا اشکال ہی اگر نہ کہ در بعض روایات آمدہ است کہ گفت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من بندہ ام عبد اللہ امیچہ و پس این دیوار است جو ہش آفت کر این سخن اصل ندارد و روایت بدل صحیح مندرجہ۔ کیوں ہی کچھ آنکھیں کھلیں شیخ محقق جسکو بے اصل فرماتے ہیں جیانی کا برا ہو تم آنکھ سے آنکھ ملا کر اویسی کو اول کہے بسر کھو پیچہ ہو۔ در حقیقت بعض

رسول نے دیوبندوں کو اندھا کر دیا ہے۔ اسب ہے کسی و ہانی دیوبندی انہیں بھی گنگوہی تھا تو ہی نا تو توئی مونگیری اسکو لی جنگلی آبخانی دایہ خجانی میں کچھ کچھ دیکھ کر اس افتراء کا جواب دے سکے۔ اور عبارتہ خبیثہ براہین قاطعہ کو ماکلا نہیں کو شرکیت الوہیت اور اس کے علم کو علم رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے زیادہ نہ ہونا ثابت کر دئے اور جب نہیں تو رسول پر افتراء اس قدر پھیر مہرب سے بڑھ کر اللہ و رسول جل و علی و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار کی گستاخی کر کے اب سخن سازی سے کیا کام چلے گا۔

تسبیح الریاض میں ہے: قال فلان اسلم منہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

میں کون کون، علم کہ ہرگز کی حقیقت میں داخل ہے حق تعالیٰ اپنے محبوب کے لیے فرماتا۔

یعنی کہ صالحہ نیکو نوا اعلیٰوں میں تم کو وہ سکھاتے ہیں جسکو تم نہیں جانتے تھے ۱۱

عبارت کہ بعض رسول اور جب تو میں رسول ایک ہی اور جبک الشیخ نے بھی و بعد میں مشہور ہے ۱۲



یہ جان بوجھ کر کہ کوئی مسلمان حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عالم کل مغیبات  
 نہیں جانتا کہتا ہے کہ جب حضور عالم کل غیب نہیں بلکہ بیان بعض علوم غیبیہ  
 مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے؟ وہ یہ کہ صاف ظاہر ہے فضیلت علم کہ بزرگ  
 کرامات نبوت سے اوہیں نبی کریم علیہ السلام کی تخصیص نہیں ماننا۔  
 مگر دشمنی کی آگ ابھی نہیں بجھی کہتا ہے "ایسا علم غیب زید و عمر کو حاصل  
 ہے" اب یہی تسکین نہ ہوئی کہ بعض زید و عمر بہت بڑے بچے ہوتے ہیں۔  
 کہتا ہے "بلکہ ہر حبشی و چمنوں کو حاصل ہے" ابھی تک دل ٹھنڈا نہ ہوا کہ  
 بعض حبشی اپنی زیرک سے بہت کچھ جان لیتے ہیں۔ بعض پاگل بڑے لکیر دیا  
 ہر بات میں کہتا ہے بلکہ جمیع حیرات و بہائم کہے بڑے ہی حاصل ہے۔  
 واللہ عالم غیب نبی کریم علیہ السلام سے تو ایسا شدید انکار اور جب  
 تنقیص تو ہرین و ہر رسالت پر آگئے تو لگد ہے سر تک کیلئے علم غیب کو جان  
 لیا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعض پاگل  
 کہہ اڑتے ہیں کہ بیان بعض علوم کو علم رسول سے تشبیہی ہے نہ علوم بہائم و غیر  
 گو۔ ان کم نمروں کو کون سمجھائے کہ بعض علوم کلی ہے جبکہ ایک فرد علم رسول ہے نہ  
 کلی کو فرد سے تشبیہ دینا ویو تیر کی منطق ہے الا انسان کن بد آپ کی بولی ہے  
 ہاں بعضیت علوم وجہ تشبیہ ہے مگر شبہ اور شبہ بہ وہی علم رسول و علم  
 حیوان نہیں و بہائم ہے

پھر اگر اللہ عز و جل کے مخلوق پر ان کچھ نہیں لکھا ہے کہ خود بخود انہی نے اپنی مالا  
 بہا ابدان میں اس کثرت کی رجحان کر دی اور بہت کچھ کمزرات کہے ہیں (وہ کچھ  
 علم کہ حیوان لکھا تھا و احیاء و نباتات کو ۱۲۔ ۱۳ اور ذرا علم کی تحریر کی جائے کہ جس کے سبب  
 نہیں کہ انکم ساری ہر مخلوق و مخلوق خضر و ... کہہ جاسکتا ہے۔ ۱۲۔

و تعاقبات المنان اور اذخالی المنان) یہاں تو میں ایک مختصر سی بات عرض کروں  
 کہ حفظ الایمان میں عقیدہ علم غیب کی بحث ہے اور علم غیب جس کے لئے  
 ثابت کیا وہ یہی بطور عقیدہ ہے اور جس سے نفی کی وہ یہی بطور عقیدہ ہے تو  
 علم غیب بہائم و حیوانات نہ و پایوں دیوبندیوں کا عقیدہ ہے۔ اور ثبوت  
 عقیدہ کیلئے کیا جا رہا ہے؟ ابھی سن چکے کہ انبیٹھوی انص قطعی مانگتا ہے۔ خود  
 گنگوہی جی و انبیٹھوی جی تصریح کرتے ہیں کہ ”عقائد مثالی قیاسی نہیں  
 کر قیاس سے ثابت ہو جائیں بلکہ قطعی میں قطعیت سے ثابت ہو  
 ہیں کہ خبر واحد ہی یہاں مفید نہیں لہذا اس کا اثبات اس وقت قابل التفات  
 ہو کہ قطعیات سے اس کو ثابت کر سکیں۔“

اب ہے کسی تھانوی و پانی دیوبندی انبیٹھوی مونگیری کو ہی جنگلی دیانی  
 میں کچھ برت و جھگڑا سو رہا ہے۔ اور علم غیب انص قطعی سے ثابت کر دے۔ اور  
 جب نہیں اور یقیناً نہیں تو جیسے حیوانات و بہائم کا انص قطعی تحقیق شان رسالت  
 ہی کیلئے تو دہر گھٹتا ہے اے اللہ علی اعداء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 غرض ان مرتدین کے نزدیک ابلیس ملعون کو علم غیب حاصل ہے، بلکہ گد ہے  
 سور تک کیلئے یہ عقیدہ ثابت مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ماننا شرک ہے  
 ”قل لعلہ اللہ الی یونکون۔“

جب علماء اہل سنت و امت بروکاتہم کی اس بے پناہ دار و گیر سے بچاؤ کی صورت  
 نہ نکلی تو اسیران کفر و ارتداد کو مکر کی سوجھی اور فریب دینے کے لئے فقہائے کرام

۷۷۔ اسے ایسے حدیث احاد اگرچہ خلاف انص قطعی نہ ہو پھر بھی غیر معتد بلکہ ناقابل التفات ہے  
 اور جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمال کی نفی منظور ہوئی تو احادیث احاد سے تقویت الایمان بخبر  
 بلکہ مکرہت حکایت چوڑی اور ضائع کیا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیوار بیچھے کبھی علم نہیں ۱۲۔



کے اس ارشاد سے استدلال کیا کہ جس نے نکاح کی وقت شاہدین بجائے انسان حاضر کے بعد رسول جل و علی و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شاہد بنایا وہ کافر ہے۔ کہنے لگے اگر رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو علم ماکان و مایکون ہوتا تو اس گواہ بنائی کفر کیوں لازم آتا۔ ان مدعیان علم و اجتہاد کے اس استدلال پر اہل علم و عقل حقیقہ منصفانہ کریں بجائے۔ بھلا بتائے کہ اگر اس وجہ سے کہ شریعت مطہرہ نہ مجلس نکاح میں شاہدین کا حضور ظاہری اور اپنے جنس سے ہونا ضروری فرمایا ہے اور اگر اس حکم کی نافرمانی کر کے اللہ تعالیٰ کو اور رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو گھسیٹے شاہد بنایا اور دوسرے اس کے سبب بعض فقہاء کرام نے کفر کا فتویٰ دیا تو اس میں عقیدہ علم غیب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا کفر ہونا کہاں سے نکلا۔ کیا وہابی یہ بھی کہہ سکتا کہ اللہ تعالیٰ کو عالم السبب کہتا ہی کفر ہے کیونکہ مجلس نکاح میں جو آدمی کو شاہد قرار دے اوس کو فقہا نے کافر لکھا ہے ع بریں عقل و دانش بنیاد گریست ع حال ایمان کا مقام ہے پر جانے دو

میں نے نا حق تعجب کیا حالانکہ اللہ تعالیٰ کا چاہل بالفعل ہونا اکمیل و ملوی ظاہر کر چکا ہے کہتا ہے "غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہو جان لیجئے یہ اللہ صاحب کل ہی شان ہے۔" یعنی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ غیب کو جب چاہے جان لے ابھی سب غیب نہیں جانتا کہ اگر سب کو جانتا ہوتا تو اس کے کیا سنی کہ "جب چاہے جان لیجئے" یہ سب اس لئے کہ گستاخی و بار بار

حسہ اور نیم بھی یاد ہے الضیاع علی خلاف المیہ و یومیل و حرق اللہ جامع ہر رکے خلاف نبوی دینا بھل ہے اور جامع کو جان کر وانا ہے ۱۲

عقیدہ قال اللہ تعالیٰ ما یخزن اللہ صاجۃ ولا دلیا جب اللہ تعالیٰ کے لئے صاحب نہیں تو صاحب اوس کو لکھنا سخت جیسا کی ہے

کا نتیجہ تو یقیناً دربار الوہیت ہے۔ جبکہ دہائیوں نے دیکھا کہ اس طرح ہی کام نہیں چلتا تو آج یہ سوچ بھی ہے کہ جناب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو باوجود اس کے کہ خداوند عالم عالم الغیب ہے عالم الغیب کی ضروریات دین سے جو باہر نہیں

دہا بیو! سنو اور گوش ہوتی سے سنو! جس سے تم محروم ہو کہ لاریب اللہ تعالیٰ عالم الغیب والشہادہ ہے اور بیشک اس نے رسول کریم علیہ التوحید والتسلیم کو بھی علم غیب عطا فرمایا ہے۔ ارہ! اگر سوال کا شمار یہ ہے کہ لفظ عالم الغیب کا رسول کریم علیہ التوحید والتسلیم پر شریعت نے اطلاق کیا ہے یا نہیں اس کے متعلق بارہا کہا گیا کہ نہیں مگر اس سے پھر لو نہیں کیا تم کو نہیں معلوم کہ شریعت میں حصول شے اور چیز ہے اور اطلاق لفظ امر چیز ہے۔ قرآن کریم میں فرمایا وَلِلّٰہِ الْغَرَبَۃُ

وَلِلّٰہِ السُّبُحُ وَاللَّیْلُ وَلِلّٰہِ الْمُنَافِقِیْنَ وَلِلّٰہِ الْمَعْدُودِ اللہ ہی کے لئے عزت ہے اور اس کے رسول کیلئے اور ایمان والوں کے لئے لیکن منافق لوگ نادان ہیں جبکہ قرآن کریم نے عزت و جلالت حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیان فرمایا۔ باوجود اس کے غیر خدا کیسا تہ لفظ عزوجل کا اطلاق شریعت نے نہیں کیا کیونکہ لفظ عالم الغیب ہو یا لفظ عزوجل سوا اللہ تعالیٰ کے عرفا کسی کے ساتھ نہیں مستعمل ہے لہذا ان لفظوں کو شرعاً ایک خصوصیت اللہ تعالیٰ سے حاصل ہے۔

ابھی نہ سمجھے ہو تو یوں سمجھو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الرَّحْمٰنُ عَلِیْمُ الْقُرْاٰنِ مَن مِّنْکُمْ سَکَنَ اَوْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ کَانَ عَلَیْہِ اَمْرٌ مِّمَّ اللّٰہِ سَکَنَ اَوْ قَرَأَ کَانَ عَلَیْہِ اَمْرٌ مِّمَّ اللّٰہِ سَکَنَ اَوْ قَرَأَ کَانَ عَلَیْہِ اَمْرٌ مِّمَّ اللّٰہِ

یہ مطلق نہیں ہے شریعت ہے۔ نہ کہ وہ مبداء حاصل تو مشق عبادت اور اگر مطلق بحث نظر ہے اور شریعت کا لحاظ نہیں ہے تو عالم الغیب کا اعتبار مطلق اطلاق ہی صحیح ہے۔

میں حاجی کو عرفا کہتے ہیں۔ اسی مسئلہ علم غیب کو اور بتاؤ لفظ علامت میں علم کا لکنا  
 نہایت ہے پھر ہی اللہ تعالیٰ کو علامت الغیب کہنا ناجائز ہے تو کیا اس کا یہ مطلب ہے  
 کہ اللہ تعالیٰ کو علم غیب ہی نہیں ہے۔ کچھ تو اہل علم سے ایسی باتیں کرتے شرم آجایا  
 کرتے مگر اسے توبہ شرم کہاں۔

کیوں جیسا کا لگاؤ جی کو لگن جیسا پاش ہر جہ خواہی کن

سچ فرمایا ہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اذالہ تسبیح فاضلہ و ما شئت و زادہ صلوات  
 حق ابی ہر پرتو رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اگر سوال کا منشا یہ ہے کہ نبی کریم علیہ السلام  
 والتسلیم کو علم غیب حاصل ہے یا نہیں ہے تو اس کے تعلق بارگاہ کیا گیا کہ ہاں  
 ہاں بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب حاصل ہے جو کہ  
 کہ کسی ایک غیب کا بھی آپ کو علم نہ تھا وہ کافر ہے۔ رہا یہ امر کہ کتنا حاصل ہے ۹ دلائل  
 قویہ دہرا میں ششمرعیہ سے ثابت ہے کہ آپ کو علم باکان و مایکون حاصل ہے۔  
 اس کو شرک و کفر کہنا ضلالت ہے۔ قرآن کریم میں حق سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے۔  
 عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احد الا من اراد فی من رسول ترجمہ اللہ تعالیٰ  
 عالم الغیب ہے تو نہیں مسلط فرماتا ہے اپنے غیب پر کسی کو لیکن برگزیدہ رسول کو  
 دوسری جگہ فرماتا ہے ما کان اللہ لیدلعلہ علی الغیب و لکن اللہ یختص من رسلہ  
 من یشاء ترجمہ نہ تھا اللہ کہ مطلع کرے تم کو غیب پر لیکن اللہ چن لیتا ہے اپنے  
 رسولوں سے جس کو چاہتا ہے۔ ایک جگہ فرماتا ہے و ما ہر علی الغیب یفصیل ترجمہ  
 اور نہیں میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیب پر تفصیل (یعنی جو پوچھو گے بتاؤں گے)

۵۵ بعض مرجی رضی عنہ جو کہ علم باکان و مایکون مانتے ہیں مگر ترجمہ بعض باکان و مایکون کرتے ہیں  
 اور یمنیوں کے مجرورہ اپنی فعل و محفل زور زبانی سے باکان و مایکون کو تفسیر ہلکے ٹھراتے ہیں ان  
 جاہل کو اتنی فہم نہیں کہ اصولی شریعت میں حاکم علیہ کیسے کا سورہ ہے ۱۲

میان تک تو مقدار سے سکوت ہے اس آگے نہ واسطہ تعالیٰ فرماتا ہے و نیز لفظ  
 علیہ السلام کتاب بیاناً فی شئی اوتاری ہم سے تم پر کتاب جو ہر چیز کا روشن بیان  
 ہے دوسری جگہ فرماتا ہے ما کان حدیثاً یستوی ولكن تصدیق اللہ بن یدہ  
 و تفصیل کل شئی ترجمہ قرآن وہ بات نہیں جو بنائی جائے بلکہ انکی کتابوں کی  
 تصدیق ہے اور ہر شے کا جدا جدا بیان۔ ایک جگہ فرماتا ہے ما فرطنا فی الکتاب  
 من شئی ترجمہ ہم نے کتاب میں کوئی چیز اوٹھا نہیں۔ اب سنو کہ جبے کا  
 مجید ہر شے کا بیان ہے اور وہ بھی روشن پھر وہ ہی مفصل۔ اور نہ ہی  
 اہلسنت میں شے ہر موجود کو کہتے ہیں تو عرش تا فرش تمام کائنات جملہ موجودات  
 اس بیان کے احاطہ میں داخل ہو کر اور جملہ موجودات کتابت لوح  
 محفوظ بھی ہے تو یقیناً یہ بیانات محیطہ اس کے مکمل بات کو بھی بالتفصیل  
 شامل ہوئے۔ اب یہ دیکھو کہ لوح محفوظ میں کیا کیا لکھا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا  
 ہے کل صغیر و کبیر منقل ترجمہ سب۔ ہر چھوٹی بڑی چیز سب الگ الگ ہوئی  
 ہے دوسری جگہ فرماتا ہے کل شئی اسدینا فی امامہ میں ترجمہ ہر شے ہم نے  
 روشن پیشوا میں جمع فرمادی ہے۔ ایک جگہ فرماتا ہے ولا جہا فی ظلمات الارض  
 ولا ظلم ولا یمن الا فی کتاب بین ترجمہ کوئی دانا نہیں زمین کی اسیر نہیں  
 اور نہ کوئی تر اور نہ خشک مگر یہ کہ سب ایک روشن کتاب میں لکھا ہے۔  
 اور اصول میں میر میں ہو چکا کہ نگہ حیرت میں مفید عموم ہے اور لفظ کل  
 تو ایسا عام ہے کہ کسی خاص ہو کر مستثنیٰ ہی نہیں ہوتا اور عام افتادہ  
 ہے بعض بھی دہلی کہتے ہیں کہ ان اصول کو ہم نہیں مانتے اہل جہنم نے کیا اور  
 اصول اگر ٹاپے چوں گے والعیاذ باللہ تعالیٰ منہ ۱۲  
 عدہ شرعیہ موجبہ کیمیہ کا سورہ ۱۲



اشفاق میں طبعی ہے اور انھوں میں ہمیشہ ظاہر پر محمول رہیں گے بے دلیل  
شرعی تفصیل و تاویل کی اجازت نہیں ورنہ شریعت سے ایمان اڑ جائے  
نہ حدیث اُستاد اگرچہ کہتے ہیں اعلیٰ وجہ کی صحیح پر عدم قرآن کی تفصیل کر سکتے  
ہمکاؤں کے حضور متصل ہو جائے گی بلکہ تفصیل میں تراجم نسخ ہے اور  
اخبار کا نسخ نامکمل اور تفصیل میں عقلی و عام کو قطعیت سے نازل نہیں  
کرتی نہ اوس کے اعتقاد پر کسی ظنی سے تفصیل ہو سکے۔ تو بخداستہ تعالیٰ  
کہتے ہیں صریح قطعی سے روشن ہوا کہ ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کو تمام مروجہ روایات و مکتوبات لوح محفوظ و مکات و مایکون کا علم اللہ  
تعالیٰ سے عطا فرمایا ہے۔

اور یہ تو ظاہر کہ مذکور کل قرآن پاک اسہ نہ کہ کسی آیت و سورت کی لہذا  
قبل نزول تمامی قرآن کریم کے بعض واقعات کا نہ بیان کیا بعض متفقین کا  
پریشہ رہنا یا بعض اخبار علیہم السلام کا تذکرہ نہ ہونا مثالی روایات نہ کو رو  
نہیں ہے۔

بسیار کسی دہائی و پوسبندی تہانوی انیسویں صدی کی مہنگیری مروجی  
بجلی بجوئی میں کچھ برائے نام ہی ہست و جگر کہ کسی آیت یا حدیث متواتر  
یقین الافادہ سے یہ ثابت کر دے کہ بعد نزول تمامی قرآن پاک کے ہی حضور کو  
قرآن روایات نہیں مسلم تو فان لہم اهلوا دن لہم اهلوا فان لہم اهلوا ان اللہ عزوجل

عہدہ آؤں کا ظن کہتے ہیں یہ علم آیت کی تفصیل خود کر دیتے ہیں ۳۳ حصہ درخون ہوا استدلال  
کر کے دیکھو دہری و ہزار ہائی کے لئے ہے ۳۳ حصہ یعنی جب اللہ تعالیٰ فرما چکا کہ واق میں قرآن در ہزار  
کلیات چہ تو یہ تفصیل کے غرض نہیں حقیقت یہ کہ ہر ایک کی مکتوبہ اور کتاب الہی ہمارے اگر صریح و قلی  
۳۳ حصہ یا دیکھیں کے لئے ہوا جوابی عقل و کلام کہہ رہے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ سے قطعیت ہر دیت ہیں ۳۴



تین الحائنین تو اگر ایسا نہ کرو اور ہرگز نہ کر سکو گے تو جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ دعا  
بازوں کے مکرورہ نہیں دیتا۔

الحمد للہ تعالیٰ کہ آیات قرآنیہ سے نہ صرف مطلقاً علم غیب الہی صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم بلکہ حضور کیلئے علم ماکان و مایکون ثابت و روشن ہو گیا۔

اگرچہ اب ضرورت نہیں مگر تبرکاً ایک ایک حدیث صحیحین بخاری شریف و مسلم شریف  
سے نقل کروں صحیح بخاری شریف میں امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے ہے تامل فیما لنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صفاً و اخبرنا عن

بداء خلق حتی دخل اهل الجنة منازلهم و اهل النار منازلهم ترجمہ

ایک بار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں کھڑے ہوئے تو ابتدا سے  
آفرینش سے لیکر جہنم کے جہنم اور دوزخوں کے دوزخ جہان تک

حالت ہم سے بیان فرمایا۔ صحیح مسلم شریف میں حضرت ابو ذر البصاری

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے صلی بنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم النبی

وصعد المنبر فخطبنا حتی حضرت المظہر بنون فصلى ثم صعد المنبر فخطبنا

حتى حضرت النضر بنون فصلى ثم صعد المنبر فخطبنا حتی صارت الشمس فاطفأ

بماکان و ما یحکمون فاعلمنا اجمعنا ترجمہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نماز صبح پڑھا کر منبر پر تشریف لائے لیکن اور خطبہ فرماتے رہے یہاں

تک کہ ظہر کا وقت آگیا اور ترک نماز پڑھی پھر منبر پر تشریف لائے اور خطبہ فرما

رہے یہاں تک کہ عصر کا وقت آگیا اور ترک نماز پڑھی پھر منبر پر تشریف لائے اور

عشائرمیں دہائی خارجی کہ عقیدہ علم ماکان و مایکون شیعوں کا عقیدہ ہے و بعضی وہ حضرت

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو ذر البصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو دیگر صحابہ کرام و ائمہ اہل

دعوت پر رسالت بلکہ جناب رب العزت کو کیا کہتے ہیں۔ ۱۲

خطبہ فرماتے رہے یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا اور دن ختم ہو گیا ماکان کی ما  
کیوں بتایا ہم میں سے کون زیادہ درست ہے جسے زیادہ یاد رہا۔

اسی مضمون کی حدیث شریفہ بتدیر کے عہد پر کرام سے ترقی شریف میں مروی  
حتیٰ کہ شفاء شریف میں فرمایا واما اطلع علیہ من الضیوب عاکات وما یجوز  
والاحادیث فی ہذا الباب ہم لا یدرک قعرہ ولا ینفذ غمرہ وھذا بہ المبیح  
من جملة معجزاتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المعلومۃ علی القطع الواصل  
الینا خبرنا علی التواتر ترجمہ اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مطلع  
و آگاہ تھے غیوب ماکان و ماکون سے اور حدیثیں اس بارے میں دریا  
نا پیرا کرتی ہیں اس معجزہ علم غیب کا ہم کو علم قطعی حاصل ہے کہ حدیثیں اس  
مضمون کی متواتر ہیں۔

الحمد لله تعالیٰ کہ احادیث شریفہ علی جمیع الصلوٰۃ والتیمۃ جو حدیث  
کو پہنچی ہیں اور مفید قطع یقین میں ان سے یہی حضور صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کیلئے علم ماکان و ماکون ثابت و روشن ہے اور کسی نہ مانی  
دیوبندی گمشدہ کی ایسی چھوٹی کتاب تو می مونگیری مرحوم کی بھی ہیں اتنی  
سکتے نہیں کہ اس کے خلاف کوئی حدیث متواتر یقینی الاقارہ لاسکے و لہذا  
ائمہ کرام مثلاً امام تہذیبی و امام عینی و امام نووی و ملا علی قاری شراح حدیث  
سے علم ماکان و ماکون کی تصحیح فرمائی رد کیو شرح بخاری و مسلم وغیرہ کیا خوب  
فرمایا امام محمد زحیری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ

عہد امام تاجی عیاض علیہ رحمۃ الغیاض فرماتے ہیں کہ اس مضمون کی حدیث متواتر  
ہماری پاس ہے جو کافی ثبوت ہے حدیث متواتر کے وجود کے لئے اور تواتر مفید قطع یقین  
ہے حتیٰ کہ اس سے قرآن زیادتی ہوتی ہے کیا لا یخفی ۱۲



رہی رحمة اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

گرچہ ہر غیبی خدا مالا نمود  
دل ہاں سمت بچو و شمول بود

اس بعض واقعات جزئیہ جہ زمانہ نزول قرآن میں ہوئے اور حضور نے اود ہر کو  
نہ فرمائی یا معلوم نہ تھے یا یہ فرماتا کہ آئندہ زمانہ میں فلاں امر کا مجھ سے فتول ہوگا  
جو کہ دلیل علم ہے (اولیٰ سے استدلال جنون و جزاف ہے اور فقہاء کرام کے ارشاد کہ  
یلا تعلیم الہی حضور کو عالم مضیبات بخشنا کفر ہے اس سے استدلال حماقت نادانی  
ہے یا قریباً و سب ایسا ہی تبت بریں ملائی رہن ارتقاء بریں برینی۔

سب سے معلوم ہو گیا کہ آیات حضور سے قطعاً یقیناً علم ذاتی و محیط و اذن مراد ہے  
کہ سوا اللہ تعالیٰ کے کسی کو بلا تعلیم ہمیشہ سے ہر عالم کا علم نہیں ہے اور آیات  
مشتبہ علم غیب الہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مراد علم عظمائی ہے کہ رسول کریم  
علیہ السلام و انبیاء کو علم حاصل ہے الہی علم غیب حاصل ہے۔

تو جواب سوال یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے اور نبی کریم علیہ السلام عالم  
غیب و کثیر اور عالم متغیبات اور عالم ماکان و مایکون ہیں۔

پاں جو عالم رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ علم الجلیس سے لگتا ہے علوم بہائم  
و حیوانات سے تشبیہ دے وہ کافر ہے اور اوس کے عقیدہ پر مطلع ہو کر جو اوس کو  
پیرو ملا و غیرہ سمجھے وہ بھی کافر

اور جناب مولوی محمد علی صاحب اسناخرو بھاگلپور کے ایککا اذن میں سے ہوتا  
ہے افسر و خطا ہر دلا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العزیز

مے نہ کون نہیں جانتا کہ جب زیر کتب میں ہرل گیا تو اس سے مساوی ظاہر ہوتا ہے کہ اوس کو علم تھا  
کہ اگر جب معلوم ہوتا تھا کہ کتنا جانتا ہے کہ میں نہیں جانتا۔ ۱۲

خبر - مثلاً لا یفعل الخیر الا هو - ۱۳

قولہ اللہ خداوند عالم کو جس طرح ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھتے ہیں ایسا ہی جناب کتاب  
صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر سمجھ سکتے ہیں یا نہیں  
اقول دہندہ آمانی الرسول جناب مولوی میر علی صاحب اذرا دیکھتے تو یہ جھوٹا  
ہی ہو کر فریب کے جل کھیلنے لگے اور یوں ہی حرف تشبیہ (ایسا) لانا تھا تو یوں  
کہیں نہ ہو جیسا کہ خداوند عالم کو جس طرح سمجھتے ہیں ویسا ہی رسول اکرم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی سمجھ سکتے ہیں یا نہیں؟ ظاہر ہے کہ کوئی مسلمان اوپر ہندو  
برحق واجب الوجود کا سا کہہ سکتا نہیں سمجھتا ہر مسلمان کہہ دے گا کہ نہیں پس انہیں  
کہتے کہ ہر جیسا کہ وہ کہہ سکتا ہو خداوند حاضر و ناظر ہستی بھی نہیں کہتے مگر یاد رہے  
کہ اب دنیا سے طائفہ خداوند کے تماشے دیکھ کر خوب سمجھ لیا ہے کہ کوئی چال کام نہ  
چلیگی۔ میں اس مضمون کو طول دینا اگر اختصار کا خیال قلم روک لیتا ہے۔ اصل  
مسئلہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے لیکن اس طرح کہ اوس کا مواظب اللہ  
کوئی جسم نہ ہو اور وہ کسی مکان میں نہ ہو زمانہ میں کسی جہت میں سمجھ کر پھر  
پہلے وہ ہر جگہ ہر جگہ انہیں وہم و گمان ایام الطائفہ اپنی کتاب فیض الحق  
میں لکھتا ہے تنزیہ او تعالیٰ الزمان و مکان و جہت و اثبات رویت بلا جہت  
و محاذات از قبیل برعات حقیقیہ است یعنی اوس کے لیے ہر اللہ تعالیٰ زمان  
مکان و جہت کا محتاج نہ ہے اور ہم انسانیت و جماعت کے نزدیک اللہ تعالیٰ  
عینی مطلق ہے اللہ تعالیٰ کا حاضر و ناظر ہونا باعتبار حضور علم کے ہے اور حضور  
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے حاضر و ناظر بنایا ہے یہاں پر  
حضور مجسمہ کہتا ہو قابل انکار نہیں ہے۔

حافظہ الشان امام عالم شیخ علی فی الدین جلی نے اپنی معروف کتاب توفیق اللہ  
احل الاسلام والایمان بان سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یتخلف



مکات و زمان میں خاص اس مسئلہ کو ثابت و روشن فرمایا ہے۔ بخاری  
شریعہ کی حدیث ہے کہ قبر میں کبیرین چند سوال کرتے ہیں شبہ ربک تمہارا رب  
کون ہے؟ شاید ینک تمہارا رب کیا ہے؟ تمہارا رب فی ہذا النہج ان کے  
بار میں کیا کرتا ہو۔ یہ نہیں سوال ہوتا کہ من ینک تمہارا ربی کون ہے اور ہذا  
اسم اشارہ ہے اور اشارۃ الیہ کا موجود فی اخرج ہوتا اس کے معنی حقیقی ہیں حسب  
بلادہ عدل جائز نہیں ہے۔ جس سے ظاہر ہو کہ قبر میں نظارہ جمال باکمال حضور  
عالم علیہ السلام کو لایا جاتا ہے اور یہ تو ظاہر کہ ایک وقت میں زمین کے  
مخلوق جسموں کے سر دے ہوتے ہیں کہ جن سے ایک ہی وقت میں سوال آتا  
ہے جو روشن دلیل حضور کے ہر جگہ حاضر و ناظر ہو چکی ہے۔

قرآن کریم میں حق سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے انا رسولک بشاہدا اے محبوب ہم سے  
تم کو شاہد بنا کر بھیجا۔ شاہد صیغہ اسم فاعل ہے اس کا مصدر شہادۃ اور شہود  
دونوں ہیں اگر شہادۃ سے مانو تو شاہد کے معنی گواہ ہوئے اور شاہد و شاہد کے  
لئے مشافہ ضرور ہے کہ کسی شہادت معتبر نہیں۔ اب شاہد کے معنی ناظر ہو سکتے  
اور اگر اس کا مصدر شہود یعنی حضور کے ہے تو اس کے معنی حاضر ہوئے۔

اور اصول میں مبرہن ہو چکا کہ ایسی حالت میں ہر معنی معتبر ہے تو آیت غفر لہ  
سے بتایا کہ حضور حاضر و ناظر ہیں حضرت شیخ محقق و بڑی قدس سرہ مجمع البرکات  
میں فرماتے ہیں اوستہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم براحوال و احوال است مطلع است و بر  
مقربان و خاصان و نگاہ مدو مفيض و حاضر و ناظر است نیز رسالہ ہر ذمہ میں  
یہ سلوک ارب السبل بالتوجہ الی سید الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں فرماتے  
ہیں۔ با چندین اختلافات و کثرت مذاہب کہ در علمائے امت است  
ایک کس را درین مسئلہ خلافت نیست کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بقیۃ

حیات ہے شایہ حیات تو ہم تاویل و تاخیر سے رہا کرتے ہیں اور ہر حال میں حاضر  
و ناظر و مطالبان حقیقت راہ متوجہان حضرت راہ مقصود مری "بھرتی" و "مرد" و "تھا"  
کہ یہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واقعہ و باقی و مقصود و مری و  
حاضر و ناظر و مریہ پر تمام علمائے امت کا اجماع نقل فرمایا الحمد للہ رب العالمین  
آیت قرآنیہ و حدیث شریفہ و اجماع امت سے ثابت کہ حضور سید عالم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں جس پر جواب سوال یہ ہیں ہی روشنی پڑے گی۔  
اب کوئی ان شرک فروش و باہیوں سے کہہ کہ تم اپنے امام و مہدی جی کی  
تجویدہ الامان جو تمہارا قرآن ہے اس کو مانگو کہو کہ اللہ و رسول جی و علی جی  
تعالیٰ علیہ وسلم و جمیع امت مرحومہ سب مشرک ہیں بس سب سے بڑا ہے اور ان کو  
تم مسلمان چلے ہو سہ ہو جائے اللہ الیٰ یوفی کون  
و باہیو یا دیگر کہہ کہ تم کو اپنے مذہب پر نیکیوں جگہ اللہ و رسول جل و علے  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مشرک کہنا پڑیگا اور امت مرحومہ کا مشرک ہونا تو تمہارا  
اصول مذہب تم و لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم شرم لایدار خدا و از رسول  
قولہ مرویہ سلسلہ حیات میں داخل کرنا شرعاً کیا حکم ہے  
اقول مستحباً باللہ تعالیٰ جناب مولوی محمد عسلی صاحب اہل احقر کہنے کہ  
بدخواستی اور علم سے بے باکی ہی کیا چیز ہے۔ اس سوال کے متعلق ہی بار بار پوچھا  
ہے کہ ضروریات دین سے بے باکی نہیں جگاؤ لفظی مختصر سا جواب یہ ہے کہ نہیں  
ہے اور نہ صرف یہی بلکہ افضل الاموال یعنی نماز کا یہی ہی حکم ہے کہ اگر کسی تارک  
بھی باوجود شدید ترین فاسق و شرع غائب ہو نیکی کے چارے مذہب حنفی میں  
کا فر نہیں ہے کہ کفر و مشرک فروش و مہدی و دیوبندیوں کا کام ہے۔ یہاں ہے  
ظاہر کہ یہ حالت کیا کہ نہ کفری نہ کفار پھر شے ہے اور اتنا دہائیوں کہ کوئی سوچتا ہے

کہ جب نماز جیسی عبادت میں چار ائمہ ہارا اختلاف موجود ہے کہ خیال رسول کو تم  
 اوہیں نگاہ سے گدھے کے خیال میں دو بچاؤ سے بدتر کہتے ہو اور کہتے ہو اللہ کو برا کہتے ہو  
 جانتے ہو حق سبحانہ و تعالیٰ کو محتاج زمان و مکان و جہاں بالفضل عبودیت کا تصور  
 کا بالامکان اصل ماننے اور کہتے ہو اللہ کو برا کہتے ہو۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم کو خاتم النبیین یعنی آخر الانبیاء ماننے کو خیال خواہم کہتے ہو اور کہتے ہو اللہ کو برا کہتے ہو  
 کہتے ہو بلکہ مدح کرتے ہو۔ علم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم اہلسنت سے  
 گھٹاتے اور علم حیوانات سے تشبیہ دیتے اور ایسے کو کافر نہیں کہتے ہو۔ غرض جب  
 عقائد کفریہ کو ماننے پر تو تم کو کیا حق کا جہل ہے کہ مسلمانوں کے مسائل وہ بھی حل  
 بہ اعمال وہ بھی مسئلہ فرعیہ وہ بھی بڑی بات ہے منسلک صوفیہ یا معاویہ یا عمر رضی اللہ عنہ  
 کیا کسی یہودی عیسائی کو حق حاصل ہے کہ وہ خدا اور کائنات نماز پر اعتراض کر سکے؟  
 وہ یا یہو یا انہیسیہ ہے کہ پہلے مسلمان بنو پھر حضرات صوفیہ سے کہ تم کی تیار سازی  
 کر دو کچھ بولو کہ موافق الہام فالاجم پہلے ایمان پھر اعمال کا مرتبہ ہے۔  
 یہ دوسری بات ہے کہ تمہیں کالکھا ایسا سوال کیا کہ اگر تمہیں کہہ دے کہ یہ آج کل  
 تو ویو بند ہے مونیو لکھو پچھو چھو پچھو ایک میں بکثرت مردوں کے نام گناہ گناہ  
 جن کو وہاں بڑی سزا عزیز کر کے دارالاسلام میں اشاعت و خلافت کی ہے۔  
 مذہب کی ہے۔

اور ہاں خوب یاد آیا کیا جلسہ و شہادت کی مدرسہ دیوبند کا حال نہیں سننا کہ جو  
 پڑھکر فرگئے تھے ان کی کھوپڑی دوستی تیار ہوئی جس پر مدرسہ کی جھلک ہوئی  
 اور پہلے کہ یہاں تو فرید مراد پیر زندہ ہو اس کا سوال ہے یہ سن کر حیرت ہوئی  
 کہ فرید زندہ اور پیر الہ نہیں یہ بھی ہو سکتا ہے کیا اوسینوں کا حال نہیں  
 جانتے حکیم شاہ عبدالعزیز صاحب حدیث دیوبند تفسیر غزالی میں حال لکھتا

تصرفات اویار کرام بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں "اویار بیانی تحصیل  
مطلب کیلالت باطن ازانہامی نمایند اور بیانی سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ  
عنه کہ ایک موقع بیعت پر نہ تھے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دست اقدس  
کو تلے اوپر رکھ کر باوجود کی حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس خیال  
کی وجہ سے اور ظاہر کہ مرودہ برید میں یہی شبہ ہوتا ہے کہ وہ موجود نہیں تو مرید کیسے  
ہو سکتا ہے۔ اور اگر شبہ تو رہا ہے آنا چر کر دیا ہے کہ عدم حجاز کی علت عدم نفع  
شہر الیہ ہے لیکن جب کوئی مرودہ ہے تو اسے مرید کہنے سے کیا نفع تو اس کو یاد کر کو  
کہ معتزلہ مخدولہ یا طائفہ تالفہ و ہادیہ دیوبند یہ ہزار وچ و تاب کھانے کہ کسی طرح  
ایصال ثواب ہر طرح بیعت ہر جگہ ہو کوئی بیعت نہیں اسے بیعتی کو نفع پہنچائی  
سے باز نہیں آ سکتا۔ اشد ملایان و ہادیہ ہی اپنی پیری نبھانے کیلئے کہیں گے  
کہ بیعت ہونا کار ثواب ہو اور اتنا ہم مسلمان ماننے ہیں کہ ایصال ثواب اموات  
کے لئے بے شبہ مفید ہے۔ یہ عقیدوں خود ایک مستعمل رسالہ چاہتا ہے جس کا  
یہ نظام متحمل نہیں۔

ذرا کتب فقہ حنفی کا کلیہ نظر انداز نہ ہو کہ ان الاصل فی الاشیاء ایاچہ یعنی اصل  
ہر چیز میں ایاحت ہے اور ظاہر کہ اس طریقہ بیعت کی کوئی صریح شرح میں وارد  
نہیں ورنہ ادنیٰ غلطیہ البیان تو اس کی اصلی ایاحت حاصل مگر ہادیہ اپنے  
مطلب کے سوا سارے احکام شریعت سے غافل۔

اچھو بد تعالیٰ کہ اسے جواب سوال دینے نہ ہو اگر اس میں ایاحت اصلیہ تو ہے ہی نہیں  
نفع میت مسلم آخر ہے یہ خیالی اتباع سنت اور یہی بہتر ہے۔

مسئلہ ازا قابل مضحکہ امر یہ ہے کہ سوال میں لفظ بیعت لکھا ہے جس کے سبب ہادیہ  
بھی کتنا بڑا درد و حقیقت امر یہ ہے کہ یہ تسلط شیخ اگر کوئی مرید ہوئے مگر کیا

عقد حدیث میں فرمایا کہ ان صاحب طالع صاحب ان نفع خاک غلبہ شد حجاز سال کو نفع ہو کر یا شکیں تو نفع ہو گا ۱۷

اور اوس کے وارث جائز نے کسی شیخ وقت سے عرض کیا کہ اوس کو سلسلہ میں قبول فرمائیے۔ شیخ نے اوس کی روح کو خواب فاتحہ بخشنا اور فرمایا کہ حق سبحانہ و تعالیٰ برکات و نعمات سلسلہ سے زید کو محروم نہ رکھے تو اس میں کچھ حرج نہیں بلکہ تجربہ اس کے مفید ہونے پر شاہد ہے اس مضمون کو لطائف اشرفیہ یعنی مجموعہ ملفوظات حقیر غوثہ العالم محبوب یزدانی حضرت مخدوم سلطان سید شریف چانگیر سمنانی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ وارضا و عنی میں بیان فرمایا ہے۔ ان نا سچوں کی سمجھ میں اولیاء کبار کے ارشادات جو غور ایک زبردست حجت ہیں کیسے آ سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ کلمات طیبات ہیں کوئی گندہ خواب نہیں ہے کہ جب چاہو دیکھ لیا اور کیا بتاؤں کہ کیا دیکھ لیا یہ نہ کوئی گھڑیلو نہ نہیں ہے کہ چاہتا کر ٹالا اور کیا بتاؤں کہ کیا کر ٹالا یہ کوئی مسمولی مٹھی بھر چیا نہیں جسکے چبا کر گدا گری کے بجائے رویشی کو بدنام کیا۔ ان باتوں کا سمجھنا رب تبارک و تعالیٰ کا فضل ہے کہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ بیونہ تعالیٰ اب ظاہر ہو گیا کہ طریقہ مسلولہ شریف محبوب طریقہ مطلوب ہے۔

ہاں اگر کوئی کسی شیخ کا ٹرید ہوا پھر شیخ نے مرید کی براعتقاد ہی یا سواد انجام پر نظر کر کے چنا چوا کر نکال دیا۔ وہ مرید بہت دور جا کر اوس شیخ کا غوغو بخود خلیفہ بن جاو اور پری مریدی مستخرج کر دے اور اپنے اعتقادات فاسدہ کی اشاعت کرے اور زکریا اوس کی غایت ہو تو ہم یقیناً شرعاً منع ہے اور حسب اجلا مریدان و اکملی محبت یا فکھان شیخ شہادت دیں کہ شیخ نے کسی کو ہی اپنا خلیفہ نہیں بنایا تو یہ فعل مرید اور زیدہ شیخ لایر نگہ الا الوہابی السفیہ اسی طرح کوئی نامہ اوس کا مرید ہوا اور بلاناہارت و خلافت خود ہی پیری مریدی شروع کر دی اور اس کے ہمارے عورتوں کی بے حیابہ زنا یعنی شروع کی حتیٰ کہ مرد و

ہاں اگر کوئی کسی شیخ کا ٹرید ہوا پھر شیخ نے مرید کی براعتقاد ہی یا سواد انجام پر نظر کر کے چنا چوا کر نکال دیا۔ وہ مرید بہت دور جا کر اوس شیخ کا غوغو بخود خلیفہ بن جاو اور پری مریدی مستخرج کر دے اور اپنے اعتقادات فاسدہ کی اشاعت کرے اور زکریا اوس کی غایت ہو تو ہم یقیناً شرعاً منع ہے اور حسب اجلا مریدان و اکملی محبت یا فکھان شیخ شہادت دیں کہ شیخ نے کسی کو ہی اپنا خلیفہ نہیں بنایا تو یہ فعل مرید اور زیدہ شیخ لایر نگہ الا الوہابی السفیہ اسی طرح کوئی نامہ اوس کا مرید ہوا اور بلاناہارت و خلافت خود ہی پیری مریدی شروع کر دی اور اس کے ہمارے عورتوں کی بے حیابہ زنا یعنی شروع کی حتیٰ کہ مرد و



کی حاجت سے گھبرائے اور رات دن عورتوں میں اپنا راج پوری طور سے  
سمجھ کر راجا بن کر رہا اور ہر وقت اپنے احکام کی پابندیوں سے عورتوں کو  
قید و خانہ بندی ڈالے رکھے سر پر تلپا پاؤں کی بانس یا محرم عورتوں سے کرا کے اور  
غور بنا رہے تھے وہ چنگی اوردہ ہی آئے کوشین کی چنگی سے پہلے کہ شہزاد  
تاریخ سے پہلے تو یہ امر قلعہ اسلام سے جو اس کو بنا کر رکھے شرع شریف سے اوردہ سے  
دریخت فرمایا ہے میں احکام شرع محمدی علی صاعیہ الصلوٰۃ والسلام نقل کرتا  
گرا می کہ عظیم شہزادوں و لا قوتہ الا باللہ العلی العظیم

قوتہ اللہ شہزادہ عبداللہ بن عبدالمطلب محمد بن عبدالمطلب شہزادہ علی بن ابی طالب  
فرمایا ہے کہ جناب رسول کریم علیہ السلام کو خدمت اکبر اور سب کچھ کر دیا  
اس سے یہ بات ہوئی ہے کہ جناب صفہ علیہ السلام کو عقار شہزاد  
رجا مال - رزاق و غزوہ و عہدہ کیا جاتا ہے۔

اقول و باللہ التوفیق و بیدار مہمہ التحقيق - جناب مولوی محمد علی صاحب  
اس سوال کو پڑھئے اور سب سے کہتے ہیں کہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ  
ہیں کیا مہمہ سے نقل کیا۔

پہلے غلط و رد و شریف یا رخصت بنا سے کہتے ہیں یا کہ یہاں سے و غزوہ و عہدہ  
کھینچ کر کسی دہائی سے عجب نہیں ہے یہی بات اس بات پر ہے کہ اگر کوئی  
سلمان کہے کہ وہابی دیوبندی کو سلمان نہ کہو اور جو کہو اس سے  
یہ کہان سے نکلا کہ اس کو جنہم مولوی مفتی شمیم منظر مستحق و غزوہ کہتے  
وہابیوں کو کیا اتنا سمجھتا ہے دشوار ہے کہ شہزادہ مولوی شہزادہ مولوی کے لئے  
مخصوص ہے جو ہر ملک اسلام ہی سے خرم ہے اس کو ان کہات سے یاد کرتا  
وہا کہ فرستید دینا ہے اور ناچھی کی دلیل ہے۔

ہاں جو چاہو کھو سے ناظم چوڑی نر و شش منھیار عطار مختار چرو سے متعارف  
کا پیر و کار و خیر کہنے کی اجازت نکلتی ہے۔  
اگرچہ انہی سمجھتے تو حضرت مخدوم رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے زیادہ حضرت امام  
محمد باقر علیہ السلام رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے گھیرا ہوا ہے کہ  
ادع ما اودعہ اللہ تعالیٰ فی بطنہ۔ واسکے اللہ کے ساتھ رکھ دے جسکے  
یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ نہ کہ جو نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ  
سلیما و علیہ السلام کو کہتے ہیں یعنی خدا کا بیٹا اور جو چاہو نہت میں بیان کر دو  
تا سچ کہہ دو نہیں سمجھ کر گرا اگر خدا کا بیٹا نہ کہیں تو خدا کا امیر معارف و امد و نقل کفر کفر  
نہاں ہے۔ خدا کا باپ کہیں۔ ایسی باتیں پر مبنی کہ کفار و اہل دل و لا قوت الیہ و اللہ  
العلیٰ العلیہ۔  
وہاں پہلے باد و اس انہی کو چوڑی کہتے تو سب کی قسم کا کرنا کہ وہی شیخ  
عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ جو سوائے اس کے سب کچھ کہنا نہت ہی کریم علیہ  
السلام و السلام میں حجاز فرما رہے ہیں۔ انہی کا سب سے مطالبہ مابین النبوت میں  
فرماتے ہیں کہ "وہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتائیں اس سے صفات الہی متعلق و  
مستند ہے۔" حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام اسطر سے صفات  
الہی کے مظہر ہیں یعنی اس کے ذہنی تو کیا کہتا ہے ہاں ہاں اللہ یعنی واجب وجود  
و مہود برحق کے سوا تو رفاق و غیر سب اس سے صفات الہی حضرت کی نسبت میں  
باعث ہار مظہر یہ کہہ سکتا ہے اگرچہ تیرے دل کی عداوت و ریل والی اگرچہ کہ اس  
کہنے سے جہنم رسید کر دے یہاں ہی سوخت ہوتا ہے اور وہاں تو بارش ہمیشہ  
بجلی خسر الدنیا و الآخرة سمجھتے تھے کہ بڑی بات نکالی انہی علوم ہوا ہوگا۔  
میں کفر پر لعنت خدا کی۔ مرعی بڑھ گیا ہوں جوں دوا کی

مترجم نہیں ہے اور اختصار تحریر بد نظر ہے ورنہ اس مترجم کو بہت زیادہ عطا  
 سے لکھا اور اس کے کام کے احوال شریف سے ایک ایک صفحہ کے متعلق نقل کرتا  
 کہ شامیدی عطا علیہ السلام نے کہا کہ میں رحمت اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اما الرزاق فقد کان  
 فضلہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متصفاً بحمد لا ینفد الا بفضلہ یعنی سید عالم صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم رزاق بھی بنتے۔ اگر اس حصہ میں پر وسعت نظر مطلوب ہو تو  
 فقیر کا سالہ کو کہہ دیتا ہوں جو کہ پیر و کیکو کہ بتیرے مسائل فشرعیہ و مبیہ و یونہیہ  
 کا قاہر و زاوران کے مذہبی شجرہ و عقائد خبیثہ کی اویں پری خیر گزری ہے۔  
 یہاں پر صرف حضرت شیخ شیعہ عثمان الہند کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 فی بازارنا تحقق و محدث و ہادی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کافی ہے کہ انہیں کے  
 ارشاد پر جو اعتراض ہے اور کا اوزن جناب سلفہ خود ہی جواب عطا فرمادیا ہے  
 اسی سے کہا تھا کہ التقوا عن فراسۃ المؤمن تانہ منظر منور اللہ۔

قوالہ یہ شفا شریف کی کوئی نسخہ یا کتاب کا یہ مطالبہ ہے کہ ہر نیکو مکان میں حضور  
 صلی اللہ علیہ وسلم حفاظت مکان کے لئے تشریف رکھتے ہیں۔  
 اقول ناقص الحیبہ المصطفیٰ جبل و تہی و سلمہ علیہ وسلم۔ جناب مولوی محمد علی  
 صاحب میرے نزدیک کتاب مستطابہ کو شریف کو کہہ دیا ورنہ شریف کی غلطی  
 کو نظر انداز کرنے کا مستحق کرتا ہے۔ غلطیہ حق اسکو کہتے ہیں کہ یا تو مولوی شریف  
 حضرات مجہولان بارگاہ الہیہ کو شریف کہنا بدعت و شرک تھا اور یا آج اور  
 متعدد کہ مجموعہ کو شریف کو کہہ دیا۔ اس سے زیادہ حقیقت حق کیا ہوگی  
 اور ہالی یہ سوال برائے جہالت ہے کہ شفا شریف کبھی نظر سے نہیں گزری  
 یا برائے و ماہیت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت شریف  
 نے و لیس آگ لگاری۔ اگر جہالت کا اقرار ہو تو سوال کا تیرا برا جائے اور اگر

اور اگر وہایت کا استیصال مطلوب ہو تو اس کی قسمت پر روایا جاسے۔  
 اور اس وہایت کو کیا کہیں کہ نا سمجھی سے یا جان بوجھ کر مکاری سے ایسا سوال بنایا  
 گیا ہے کہ آج تک کسی عالم اہلسنت و جماعت نے اس کو نہ بیان کیا نہ لکھا۔  
 ہاں بدامان عطاء حسد و بغاوت سہا کر ہیں اس امر کو بیان فرمایا کہ جب کسی مسلمان  
 کے خالی مکان میں جاؤ تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کرو۔ اس پر ادب  
 کی تعبیر علامہ قاضی عیاض علیہ رحمۃ القیاض نے شفا شریف میں دی ہے اور  
 علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے اس کی حشرہ ج میں فرمایا کہ یہ کیوں؟ اس میں  
 کہ روح پاک حضور صاحب ہولاک حملۃ الامن و سلامہ علیہ غریبان اللہ کے حضور  
 اپنی ربوبی افزوی سے برکت عطا فرمائی ہے۔ سوال میں شفا شریف اور اس کی  
 شہرح دونوں کے مضمون کے متعلق یہ پوچھا کہ شفا شریف میں پورا مضمون لکھا  
 جب شفا شریف میں پورا مضمون نہ لکھا گیا ہے تو ایک کامیابی ہو گئی۔ کہتا  
 تو ہوں کہ وہابی کیلئے یہی مناسب تھا کہ صمد یکم بھی بنا دیتا یہ تحریر میں  
 جولانی اور اعداد مسائل و ان کی بدولت نا انہی و نادانی کو خواہ مخواہ طشت الزیام  
 کر دیا سچ کہتا ہوں اس کے وہابی۔  
 کھل گیا سب یہ تراجم غیبی لکھا۔ کیوں تو عرصہ کا کھلا چھپ چھپ کر لکھا گیا  
 ان سوالوں میں جو جو کہ فریب کے بخوشہ و کھوشہ گئے ہیں وہ تو سب پر زور و  
 حرب شری ہیں۔

چنانچہ جواب شفا شریف میں فرمایا ہے فاذا دخلتمہ بیوتہ فسلموا علی اہلہا  
 ترجمہ جب تم گھر میں جاؤ تو ایسوں کو سلام کرو۔ انا فم قاضی عیاض شفا شریف  
 میں فرماتے ہیں امام اجل عمرو بن دینار شاکر حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہما اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں ان لم یکن فی البیت احد فقل السلام

علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ترجمہ اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو یوں کہو السلام علی النبی  
 ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
 قائد جلیلہ نہیں نسیم الریاض میں ہے حضرت ابو موسیٰ مدنی حضرت محمد  
 بن سعد انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک شخص خدمت اقدس حضور  
 سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر فقیر و تنگی ستاش کے شاکل ہوئے  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ادا دینا دینا ادا دینا دینا دینا  
 فیہ احد اد احد یکن تم سب سب علی شہر ادا دینا احد احد مر جا واحد ترجمہ  
 جب تو اپنے گھر میں جا کر سلام کر خواہ وہاں کوئی نہ ہو یا نہ ہو پھر مجھے سلام کر پھر  
 سورۃ اخلاص شریفہ ایک بار پڑھ۔ اور صاحب نے ایسا ہی کیا اللہ عزوجل نے  
 اور ان کو بہت وسیع رزق دیا کہ اس کی خوبیاں اول پر یہ نکلیں۔ یا بھلے میرے  
 حاشیوں میں ارشاد ہوا کہ جو کوئی مسلمان اپنے گھر میں جائے تو حضور اقدس  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام کرے بلا علی قاری مستخرج شفا اس کی دلیل  
 یوں بیان فرماتے ہیں ای لان زوجہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاضر آتی  
 بیوت اهل الاسلام یعنی یہ اس لئے کہ روح اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 تمام جہان کے ہر مسلمان کے گھر میں تشریف فرما ہے۔  
 اور وہابی و یونانی مسلمان نہیں تو اس نعمت سے محروم ہے اسی لئے منکر ہے۔  
 کذا الک العذاب والعذاب الاخرة اکبر

قولہ مسائل بالا کیا ضروریات دین سے ہیں  
 اقول ہاں یہ قدانی صاحب مدنی محمد علی صاحب مسائل بالا کیا ہیں؟ یہ تو  
 آپ کو ہی معلوم ہو گیا۔ ضروریات دین کسے کہتی ہیں؟ یہ بھی بتا دیا۔ اس سوال میں  
 کتنی بوجھاسی ہے؟ اس کو ہی بتا دیا۔ ہر حال میں کہہ کر کہ فرمائیے؟ یہ بھی



دکھادیا۔ یہ سوالات کسی دماغ سوزی کا نتیجہ ہیں؟ یہ بھی بتا دیا۔ یہ سوالات تو بہت پر غیب نشینی ہیں۔ یہ بھی معلوم کرادیا۔ مسائل جاہل محض ہیں ان کے متعلق یہی عرض کر دیا

۱) آپ استاد گویا ہے کہ آپ بزرگ خواب لکھتے ہیں مجھ پر کے جائیں اور حضور الہی کی لاج رکھنی منظور ہو تو تو میری کسی دیکھی رنگ پر جو نشتر رکھا گیا ہے اور کو فراموش کر کے کسی معمولی بات کو لے کر اڑنا آپ کی خان کے خلاف ہے نیز قلم ادرٹھے تو پہلے ان سوالات کے جواب تحریر فرمادیں

۲) عبارت صراط مستقیم در بارہ تصور رسول کفر یہ بول سکتے ہیں اور کیوں؟  
۳) البتہ اہل کو زمان و مکان و حیت سے متفرق و مجاہد عقیدہ اہلسنت و جماعت پہلے یا بدعت حقیقیہ ہے جو اسکو بدعت حقیقیہ کہے وہ اہلسنت سے ہے یا نہیں اور کیوں  
۴) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اعظم الملائکین آپ مانسے ہیں یا نہیں اور یہ کس درجہ کا عقیدہ ہے اور علوم لازمہ نبوت ہر حق کو حاصل ہے یا نہیں

۵) اعظم الملائکین نبوت کیا کیا ہیں؟ اور ان سے زیادہ کسی نبی کو علم تھا یا نہیں؟  
۶) کیا کوئی آیت یا حدیث متواتر یقینی الاقانہ آپ کے یا ان سے حدیث سے ثابت ہو کہ بعد نزول تمامی قرآن پاک کے حضور کو ملائکین و مائیکون سے غلام کا علم نہ تھا اور یہ تو تباہی ہے

۷) کیا اصحاب حال کے شیطانی یا اراکین کمال کے خاص مصطلحات سلطان سانی نظائر تشابہات و مستثنا و مزبور کفریات ہیں کہ جو شیخ جو کچھ چاہے کہہ دے اور بزرگوں کے سر پر ہے کہ وہ بھی تو کلمات عالیہ اسطرح لکھتی ہیں  
۸) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں یہ ضروریات دین سے ہے تو کیا خاتم النبیین ضروریات دین سے ہے یا اس کے کوئی مستثنیٰ اور

وہ بھی کیا ہیں ؟ اور کیا ہم انہیں بھی آجڑا لایا کو خیال عوام بتائے والا اور حضور کو جابر العبدین  
 کہنے والا جیسا کہ آپ کے قاسم نانوتوی کافر ہے یا نہیں ؟ اور کیوں ؟  
 وہ عبارت برائین کا طوطی الاغیان و بارہ علم ہی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم میں ہیں  
 و بار رسالت کے مجرم ہیں گنگوہی (امینحوی) تھا نوی کافر ہوئے یا نہیں ؟  
 اور کیوں ؟  
 (۱) نزدیک کر مولوی محمد علی صاحب کو عالم کہنا اگر بقول معنی ہمارے صحیح ہوتا  
 دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس علم سے مراد بعض علم ہے یا کل علم اگر مراد اس کے  
 کچھ حاصل نہیں) اگر بعض علوم فراہم ہیں تو اس میں مولوی محمد علی صاحب کی  
 کیا تحقیق ہے ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر ہی و محزون بلکہ جمیع حیوانات و نباتات کے  
 لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر ایک کو کچھ کچھ علم دیا گیا ہے یا کہو کہ شیطان کا علم تو  
 نفس سے ثابت ہے مولوی محمد علی صاحب کے علم کے لئے کوئی نص قطعی ہے  
 جس سے تمام نفوس کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے تو اس میں آپ کی توہین  
 زید سے کی ہے یا نہیں ؟ اور انہیں اور عبارت برائین کا طوطی الاغیان میں  
 کیا فرق ہے ؟ اور یہ بھی ضرور فرمائیے کہ کیا ثبوت جمیع عقائد کے لئے نفس قطعی  
 ہی چاہیئے ؟ اگر حدیث شہور یا احادیث کوئی امر ثابت ہوا اور خلاف نفوس من  
 قطعہ نہ ہو تو اوس کو رد کر دینا چاہیئے ؟ تلک عشرتہ کاملہ  
 کہیے تو پوچھوں کہ نسبت و خلافت کے کیا کیا بشرائط ہیں ۔ مگر بیٹے عقائد  
 ملے ہو جائیں یہ  
 اس تحریر و ابیر میں عجیب تاثر یہ ہے کہ چچ علیہ السلام کے دستخط ہیں مگر قلم و دستبر  
 ایک ہی ہاتھ کے کرتھے ہیں ۔ شاید اسی لئے سابقین کو سائل لکھا ہے ۔ اس

شما شکی در پستی این وقت بڑھ جاتی تھے جب ایک مسکرم ہو گا کہ اس فقیر کے  
 پاس دو تین قاصدوں کے ذریعہ ان چھوڑ میں بنے عبد الوہید ثانی بنے کہلا  
 بھیجا کہ میں اس تحریر سے بالکل ناواقف ہوئی یہ وہاں کیوں کا کر رہے بغیر  
 مجھ سے پوچھ میرا نام خواہ مخواہ لکھ دیا میرے عقائد ایسے نہیں ہیں۔ مجھے  
 بالکل بری سمجھا جاوے۔ جب سے مجھے اس تحریر کا حال معلوم ہوا سخت متذہب  
 بہت ممکن ہے کہ دارا اندوہ نے شہر کھاکھوڑ و مقصلاات میں اپنی فہرست  
 تیار کرتے وقت جب دیکھا کہ پانچ سے زائد نسخے ملتے تو بالیکی برداری کا  
 حساب ٹھیک نہیں ہوتا تھا تو ایک کا بروستی کی بھرتی سے کام چلایا مگر اس  
 نے فوراً استعفا داخل کر دیا اور ابھی بہت ممکن ہے کہ اور بھی اسے متنبہ و اشل

میں  
 اس کا افسوس ہے کہ یہ تحریر وہاں پہنچنے سے آئی ہے تذکرہ رشیدیہ سے  
 ظاہر ہوتا ہے کہ گنگوہی جی نے اس کو خوب پسندایا ہے مگر اس پر رد اتباع  
 سنت امام متقبل کیلئے خوفناک ہے اور کھٹ یہ ہے کہ جو اب عبد اللہ بنی کے مگر  
 مانگتا ہے یا تو اس وقت تک برائی کی امید ہے یا اوس ڈیرہ کو چلیجائے تو وہ مجھ  
 رکھا ہے واللہ تعالیٰ اعلم علیہ وسلم علیہ وسلم علیہ وسلم علیہ وسلم علیہ وسلم علیہ وسلم  
 فقیر فقیر چند تین آج شب جب مبارک کو بعد شرب خمر ہوئی اور اوسکی ابتداء  
 چار سہنہ کو ہوئی تھی۔ چونکہ اس تحریر نے رسالت کی صورت اختیار کی لہذا اس  
 کا نام آگاہ مجھ پر چند مسکریں ہو کر رکھا گیا واللہ اعلم بالاولی الامر  
 والصلوٰۃ والسلام علی من ارسلہ بشر اذ نقی اذ علی آلہ وصحبہ اجمعین  
 یوحیٰ تک یا ارحم الراحمین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ  
 العلیٰ العظیم فقط

عیدک العارسی

فتیویٰ مریدہ واسیرہ شہ ابوالحامد سید محمد الایضری انجیل  
خادم الحدیث الشریف فی الجہادۃ الاشرقیہ اکلہ شہ  
محضرہ لکھنؤ جلد المقادیرہ (۱) شیعہ فی آباد

جمادی الاولیٰ سنہ ۱۲۸۰ ہجری

شعب جمادی الاولیٰ

(بقیہ مضمون فی جلد دیگر)

مسئلہ اولیٰ وصالہ

ظاہر ان پویندگی واپانی اور انکی واپانی

سنہ ۱۲۸۰ ہجری

ابھی رسالہ مبارکہ اتمام حجت اور طبع تھا کہ جنس اخبار اور پویندگی کی آغوش چمکی نورانی دیکھا  
اور طبع حاضر ناقد کی تہذیب اور صنعت کی شرافت کا نورانی نظر کیا اور اعداد سیادت کا بے شک  
ملاحظہ ہوا اس تحریر حیات شیریں کا ہستی تصویر کا نام رکھا جناب مجرور دیوی کے دہانیت اکی  
رستم ہوا۔ مصنف کسی پروردگار سید محمد نامی مسوانی کو بتایا۔ طبع قلمی دیوید میں لوی حیات  
سے چھوڑا۔ حضرت الوہیدہ و دربار رسالت کی پوری سنی حضرت علیہ السلام کی گستاخوں  
کلم لانی محلی۔ اعلیٰات اقامت داشت برکات کو کہ فرزند شہول و عیال و غیرہ لکھا حضرت  
مولانا عبد السلام صاحب جلیلی کی کرسن اور مولانا عبد الباقی صاحب کوئلہ و غیرہ گالی کھوج  
سوا کر کے دیوید کی شرافت کا ثبوت دیا اور اسے تارہ اشرفیہ جلیلیہ میں سنہ ۱۲۸۰ کی تاریخ میں ملا  
توفیق ادا لیا اس پر تبرکات کی اور حضرت محدث کبر جوی کر رسالہ مبارکہ "نور تیز و کبریا پر"

عہ این رسالہ میں فرمودہ ہوئی کہ در اول اکتفا و غنی شدت البیوت کے کمال اس  
کلام در مذکریت کا بیان کیا گیا ہے کہ اس کا بعد و قدامت کی کوئی وقت و جا نہیں  
اسی کار و در بعضی مضمون یا کھنڈ و کھنڈ کی کھلا ہے





[illegible]

سے کہو یہ کافر کہیں اوس کو کافر نہ سمجھو والیکہ وہی کافر کہیں اور شک نہیں ایسے کافر  
بچنے کے سبب معاذ اللہ فقہاء کی نزدیک کافر ہو جائیں بلکہ فقہاء اگر اہل اصطلاح میں  
مذہب طور پر یا شیعہ یا ائمہ کے وہ تو اجماعاً کافر ہے جولوہ کفر کچھ ہے وہ بھی تجویز  
اصح وغیرہ کہ جس سے شک نہیں کو انکار نہیں ہے تو ہر کافر کلامی کافر فقیہی ہے لیکن  
کافر فقیہی کافر کلامی نہیں ہے اور یہ محض اصطلاح کافر کی ہے نہ کہ کفر و اسلام کا۔  
مسلمانوں ایک وہ دن تھو کہ دیوبندیوں کی بیعت کا نام ہی کہ اسمعیل دہلوی کو علماء اہل سنت  
نے کافر کہہ دیا اور آج وہی یہ کہتے ہیں کہ دہلوی جی کو کافر کہو لیکن ان یہودیوں سے  
اہل سنت کے واسن اعتدال و احتیاط میں وہ یہ نہیں لگ سکتا بظن یہ کہ کافر کلامی  
مذہب تو یہی۔ اہل سنت کی وہی رنگ چتر شتر دکھا گیا ہو اوس کی مرعہ بی درکنار اوس  
کو ہاتھ تک نہ لگایا اور یہ کہہ بھاگ نکلو اگر خدا کو منظور ہے تو بتلاؤ اس کو کہ "بھئی تو سب کی  
مال کٹ گئی دیوبندیت کی گردن اور گئی خون بہ رہا ہے چھینی بہت ہو مگر خدا کے حضور  
یہ مانو توئی کے لہو اتنا بولے کہ اوس کا کفر تین صفوں میں ہے لہذا اسامہ ہو گیا۔ کیا کہنا؟  
ایک کفر اور تینوں ملکر۔۔۔ میں ہضم۔۔۔  
مسلمانوں اس قریب کو دیکھو کہ تحذیر الناس میں تین جگہ تین کفر یہ لکھے ہیں جن کو نقل  
و کے مسلمانوں کو دکھایا جاتا ہے اور سید ابی قرآن کریم چند جگہوں سے کہیں سبتہ  
نفس سے خبر نقل کر کے مکاری کے جل دکھاتا ہے واللہ لا یصدی کید الھائنین اللہ  
سالی دعا بازوں کے مکر کو راہ نہیں دیتا۔  
مسلمانوں نے جو کچھ دیکھ لیا ہے وہ پرچہ الحمد للہ کے بعد دوسرے غیر مقلدوں کے بل پر اور  
اوس کا مستقل رد و رسالہ مبارکہ یک گز رسد فاختہ ہیناک ہے اوس کے مطالعہ سے ساری  
شک کی تلقین کھلتی ہے نیز مطالعہ رسالہ مبارکہ شتا وید ویند بر مکاری دیوبند اسی  
کے علاج میں مضید ہے اوس کو دیکھو اور مکاری دیوبند کو سمجھو ہم تو یہاں اس علم  
کو دکھانا چاہتے ہیں کہ بھلوں کی طرح عقائد کفریہ دیوبندیہ کو ثابت کرنے کے بجائے  
یہ دیوبندیوں نے اس کے خباثت کو تسلیم کر لیا اور ایسا تسلیم کر لیا کہ براہ مکاری خود  
یہ خصم کو اوس کا لازم قرار دیتے ہیں جس کی مثال یہ ہے کہ کوئی لافنی شخص کا مہل جو وہ  
کچھ اور نام رکھے "شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کے رفض کی دستاویز" یا

مکمل غیر مقلد کتب و بات مجدد الف ثانی کا محفل جواب دے اور نام رکھے "مجدد الفقاہ  
 کے غیر مقلد ہی کی دستاویز" وغیرہ وغیرہ  
 سہسواالی جی اذین و دیانت تو نصیب دشمنان کچھ تو انسانیت کی شرم آجلیا کر گئے  
 کیوں حیا کا لگاؤ جی کو کھن

آخر میں غلبہ جی کی ایک دوسری مثال حاضر کروں کہ حضرت امام اہلسنت وامت پر کلام  
 براؤں اکرام قائم کرتے ہوئے سہسواالی جی صلیب لکھتے ہیں تیجہ دوسوں وغیرہ کہ  
 و بدعت بتا کر اپنی چھپی رہایت کا سراغ دیں گے "ان خیالات و حسنات کے متعلق  
 حضرت امام اہلسنت مظلوم اور جمیع علما و اہلسنت کا کیا مسلک ہے اس کو دنیا جانتی  
 ہے یہاں تو یہ قابل دید نظر ہے کہ سہسواالی جی تیجہ دوسوں وغیرہ کے خیالات بدعت  
 کہنے والی کو دہائی کہتی ہیں اور خود اسی صفحہ میں تیجہ دوسوں کو رسوم کفار بتاتے ہیں عرض  
 خود اہمیل سے لیکر اپنے تک کو دہائی کہتی ہیں یہ ہے اترازی تو ہب کا بہاری تیجہ  
 کذلک العذاب والعذاب الآخر کا کبر و الحمد للہ العلی اکبر و الصلوٰۃ والسلام  
 علی حبیبہ الابرار علی آلہ و صحبہ خصوصاً علی ساداتنا ابی بکر و عمر و عثمان و علیہ  
 والسلام

واللہ تعالیٰ اعلم فقط

احمد بن مولانا اسحاق محمد لعل خان مظلومہ العالی

## اطلاع

احباب کے اصرار سے مختصر اردو لکھ دیا گیا۔ اگر ان کی تحریر کا کامل اردو لکھنا  
 تو رسالہ مبارکہ "صدائے حق" (مصفیہ مولانا مولوی سید محمود حسن صاحب) کے  
 پتہ یہ ہے

جناب بو محمد منیر شاہ صاحب۔ جبل پور۔ صد بازار

ملک متوسط قیمت

میں بعض درجہ سے غفلت ہو گئی ہو اس پر اعلان کرنا لازم سمجھا تا مگر اس پر مثنیٰ کا بار مصنف پر نہ رکھیں